

زکوٰۃ کے مسائل

اَقْرِضُوا الصَّالَاةَ

وَأَتُوا الزَّكَاةَ

مُحَمَّدُ بْنُ كِلَانِي



WWW.IRCPK.COM

2- شیش محل روڈ،

لاہور، پاکستان

جلیٹ پبلیکیشنز

8

تفہیم السنۃ

کتاب الزکاة

زکوٰۃ کے مسائل

مُحَمَّدِ قَبَائِلِ گیلانی

2۔ شیش محل روڈ۔ لاہور

فون: 7232808

حدیث پبلیکیشنز



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	زکوٰۃ کے مسائل
مؤلف :	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
اہتمام :	خالد محمود کیلانی
طابع :	ریاض احمد کیلانی
کمپوزنگ :	ہارون الرشید کیلانی
ناشر :	بیت احیاء سنت پاکستان لاہور
قیمت :	58/- روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ • لاہور • پاکستان
☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھی میں ”تفہیم السنہ“ کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتا، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

﴿رواه ابو داؤد ، بسند صحيح﴾

(مسلمانو!) آگاہ رہو، میں کتاب (قرآن)
دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اسی درجے کی
ایک اور چیز (یعنی حدیث) بھی دیا گیا ہوں



(اسے ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	7
2	النِّيَّةُ	نیت کے مسائل	28
3	فَرَضِيَّةُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی فرضیت	29
4	فَضْلُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی فضیلت	31
5	اَهْمِيَّةُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی اہمیت	33
6	الزَّكَاةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ	زکاۃ قرآن مجید کی روشنی میں	40
7	شُرُوطُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کی شرائط	45
8	اَدَابُ اخِذِ الزَّكَاةِ وَ اِيْتَانِهَا	زکاۃ لینے اور دینے کے آداب	47
9	الْاَشْيَاءُ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب ہے	54
10	الْاَشْيَاءُ الَّتِي لَا تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب نہیں	65
11	مَصَارِفُ الزَّكَاةِ	زکاۃ کے مصارف	67
12	مَنْ لَا تَحِلُّ لَهٗ الزَّكَاةُ	زکاۃ کے غیر مستحق لوگ	74
13	ذُمُّ الْمُسْتَلَةِ	سوال کرنے کی مذمت	77
14	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقہ فطر کے مسائل	79
15	صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ	نفل صدقہ	82
16	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٍ	متفرق مسائل	89
17	الْاَحَادِيثُ الصَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	95



WWW.KITABOSUNNAT.COM

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

نماز کے بعد ”زکاة“ دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔ قرآن مجید میں بیسی مرتبہ اس کا تاکید کی حکم آیا ہے زکاة نہ صرف امت محمدیہ ﷺ پر فرض ہے بلکہ اس سے پہلے بھی تمام امتوں پر زکاة فرض تھی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکاة ادا کرنے والوں کو ”سچے مومن“ قرار دیا ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ يَّقِيْمُوْنَ الصَّلٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾

(4-3:8)

”وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں وہی سچے مومن ہیں۔“ (سورۃ الانفال، آیت نمبر 4-3)

سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زکاة ادا کرنے والے لوگ قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰةَ وَآتَوْا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (277:2)

”جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکاة دیں ان کا اجر بے شک ان

کے رب کے پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 277)

ادائیگی زکاة گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا ہے۔

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا ۖ ﴾ (103:9)

”اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاة لو تاکہ ان کو گناہوں سے پاک کرو اور ان کے (درجات) بلند کرو۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 103)

زکاة ادا کرنے سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مال میں اضافہ کرنے کا وعدہ بھی کر رکھا ہے۔ سورہ روم میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَمَا تَنْتُم مِّنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝ ﴾ (39:30)

”اور جو زکاة تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دینے والے ہی اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورہ روم، آیت نمبر 39)

لفظ ”زکاة“ کا لغوی مفہوم پاکیزگی اور اضافہ ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہلے مفہوم کے مطابق اس عبادت سے انسان کا مال حلال اور پاک بنتا ہے اور نفس بھی تمام گناہوں اور برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ دوسرے مفہوم کے مطابق زکاة ادا کرنے سے نہ صرف مال میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ادائیگی زکاة کے ان فوائد کے ساتھ ساتھ ایک نظر زکاة ادا نہ کرنے کے نقصانات پر بھی ڈالنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حم سجدہ میں زکاة ادا نہ کرنے کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہے۔

﴿ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ ﴾

(6-7:41)

”تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاة ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔“ (سورہ حم سجدہ، آیت نمبر 76)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”زکاة ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت تباہ و برباد

ہو جاتا ہے۔“ (طبرانی)

”ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں۔“ (طبرانی) دنیا میں اس تباہی اور بربادی کے علاوہ آخرت میں ایسے لوگوں کو جو سزا دی جائے گی اس کے بارے میں سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُخْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فُتْكُوىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝﴾ (34-35:9)

”دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دھکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہ خزانہ ہے جسے تم اپنے لیے سنبھال سنبھال کر رکھتے تھے، اب اپنے خزانے کا مزہ چکھو۔“ (سورہ توبہ آیت نمبر 34 تا 35)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”قیامت کے روز زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بنا کر ان پر مسلط کر دیا جائے گا جو انہیں مسلسل ڈستار ہے گا اور کہے گا ”اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ“ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔“ (بخاری) جن جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کی جائے ان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”وہ جانور اپنے مالکوں کو قیامت کے دن مسلسل پچاس ہزار سال تک اپنے سینگوں سے مارتے رہیں گے اور پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔“ (مسلم)

معراج کی رات رسول اکرم ﷺ نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے دھجیاں لٹک رہی تھیں اور وہ جانوروں کی طرح تھوہر کانٹے اور آگ کے پتھر کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کون لوگ ہیں۔“ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا ”یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے تھے۔“ (بزار) یہ بات یاد رہے کہ آخرت میں جس سزا کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات اور احادیث میں کیا گیا ہے یہ کھار کے لیے نہیں بلکہ ان ”مسلمانوں“ کے لیے ہے جو کلمہ شہادت کا اقرار کرنے اور نماز روزہ ادا کرنے

کے باوجود زکاة ادا نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”زکاة ادا کرو تا کہ تمہارا اسلام مکمل ہو جائے۔“ (بزار) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ادائیگی زکاة کے بغیر اسلام نامکمل ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب بعض لوگوں نے زکاة دینے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف اسی طرح جنگ کی جس طرح کفار کے خلاف کی جاتی ہے حالانکہ وہ لوگ کلمہ توحید کا اقرار کرتے تھے نماز اور زکاة ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے والوں میں سارے کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے شرح صدر کے ساتھ شامل تھے اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی، جو زکاة ادا نہیں کر رہا اس کا ایمان اس کی نماز اور اس کا روزہ وغیرہ سب بے کار اور عبث ہیں۔“

قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اسلام کے رکن زکاة پر ایمان رکھنا اور عمل کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب زکاة اسلام کی تکمیل، گناہوں کے کفارے، تزکیہ نفس، رضائے الہی اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے تو یہ بذات خود ایک مطلوب اور مقصود عبادت ہے نہ کہ کسی دوسری عبادت کے حصول کا ذریعہ۔

ارفع واعلیٰ اقدار کی آبیاری:

خالق کائنات نے قرآن مجید میں انسان کی جن کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی ہے ان میں سے ایک مال کی محبت ہے کہیں اللہ پاک نے اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

﴿وَأَنَّهُ لَحُبُّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝﴾ (8:100)

”انسان دولت کی محبت میں بری طرح جلتا ہے۔“ (سورہ العادیات، آیت نمبر 8)

کہیں فرمایا

﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝﴾ (20:89)

”تم لوگ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔“ (سورہ انفجر، آیت نمبر 20)

کہیں ارشاد مبارک ہے۔

﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۝﴾ (15:64)

”تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لئے) آزمائش ہیں۔“ (سورہ تغابن، آیت نمبر 15)

رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر امت کے لئے ایک (خاص) آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے۔“ (ترمذی)

سورہ نون میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا سبق آموز قصہ بیان فرمایا ہے۔ ایک شخص بڑا نیک اور خنی تھا اس کے پاس ایک باغ تھا وہ باغ کی پیداوار سے اپنے گھر اور کھیتی باڑی کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتا تھا۔ اللہ نے اس کے مال میں بڑی برکت ڈال رکھی تھی۔ وہ آدمی فوت ہوا تو اس کی اولاد نے باہم مشورہ کیا کہ ہمارا باپ تو بیوقوف تھا اتنی زیادہ رقم غریبوں اور مسکینوں میں مفت تقسیم کر دیا کرتا تھا۔ آئندہ اگر ہم یہ سارا مال و دولت اپنے پاس ہی رکھیں تو بہت جلد دولت مند بن جائیں گے۔ چنانچہ جب پھل وغیرہ پک گیا اور فصل کاٹنے کا موقع آیا تو انہوں نے رات کے وقت آپس میں قسمیں کھائیں کہ ہم صبح اندھیرے اندھیرے باغ میں پہنچ جائیں گے اور کسی دوسرے کو خبر تک نہیں ہونے دیں گے تاکہ کوئی سائل اور محتاج آنے نہ پائے۔ حسب پروگرام وہ سب پھل رات گھر سے چپکے چپکے لٹکے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ لہلہاتا ہوا، سرسبز و شاداب پھلا پھولا باغ جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔ پہلے تو یہ سمجھے کہ شاید ہم راستہ بھول گئے ہیں، لیکن جب ہوش و حواس بحال ہوئے تو یقین آ گیا کہ یہ باغ ہمارا ہی تھا۔ جب اپنے جرم کا احساس ہوا اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ان الفاظ میں اعتراف گناہ کیا۔

﴿قَالُوا يَوْمَئِذٍ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾ (31:68)

”کہنے لگے ہائے افسوس ہم واقعی سرکش تھے۔“ (سورہ نون، آیت نمبر 31)

اللہ تعالیٰ نے اس سارے واقعہ پر انتہائی مختصر الفاظ میں روکتے کھڑے کر دینے والا تبصرہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَٰعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (33:68)

”اسی طرح ہے عذاب (دنیا کا) اور آخرت کا عذاب تو (اس میں) بہت ہی برا ہے، کاش یہ لوگ

جانتے ہوتے۔“ (سورہ نون، آیت نمبر 33)

قرآن مجید کے اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ دولت انسان کے لئے کتنی بڑی آزمائش ہے۔ سورہ نون کے بے شمار کردار آج بھی ہم اپنے گرد و پیش باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ جو محض دولت کی حرص میں دین و ایمان ہی نہیں اپنی دنیا بھی برباد کئے بیٹھے ہیں۔

مال کی یہی محبت انسان کے اندر بخل، حرص، لالچ، خود غرضی اور سنگ دلی جیسے اخلاق رذیلہ پیدا کر کے اسے جھوٹ، دھوکہ، فریب، ظلم، دجور، غصب، حق تلفی اور لوٹ کھسوٹ جیسے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جو نہ صرف اس دنیا میں فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں بلکہ انسان کی آخرت تک کو برباد کر ڈالتے ہیں۔ زکاة کو فرض عبادت کا درجہ دے کر اللہ تعالیٰ انسان کے اندر مال کی محبت کم سے کم کر کے اعلیٰ و ارفع انسانی اقدار مثلاً ایثار و قربانی، احسان، جود و سخا، ہمدردی، غم خواری، خیر خواہی، نرم دلی، محبت اور اخوت وغیرہ کی آبیاری کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اولین اسلامی معاشرہ میں مذکورہ بالا تمام اقدار کی مثالیں اس کثرت سے ملتی ہیں گویا تمام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکمل طور پر انہی اعلیٰ و ارفع اقدار کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ جنگ یرموک کے موقع پر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید گرمی میں زخموں سے چور میدان جنگ میں شدت پیاس سے تڑپ رہے تھے کہ اتنے میں ایک مسلمان پانی لے کر آیا اور مجروح مجاہدین کے سامنے پیش کیا۔ پہلے نے کہا دوسرے کو پلاؤ، دوسرے نے کہا تیسرے کو پلاؤ، وہ ابھی تیسرے تک پہنچا نہیں تھا کہ پہلا شہید ہو گیا۔ تب دوسرے کی طرف پلٹا تو دیکھا کہ وہ بھی پیاسا اپنے مالک کے حضور پہنچ چکا ہے اور جب تیسرے کے پاس آیا تو وہ بھی اسی حالت میں اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

بخاری اور مسلم کا روایت کردہ درج ذیل واقعہ انسانی تاریخ میں ایثار و قربانی کے حوالے سے اپنی طرز کا منفرد واقعہ ہے:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں سخت بھوکا ہوں کھانا کھلائیے“ رسول اللہ ﷺ نے باری باری اپنے تمام گھروں میں آدی بھیجا۔ ہر گھر سے یہی جواب ملا کہ آج تو ہمارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا ”کون شخص آج کی رات اس آدی کو اپنا مہمان بناتا ہے۔“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں انہیں اپنا مہمان بناتا ہوں چنانچہ انہیں اپنے گھر لے گئے، جا کر بیوی کو بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں

لہذا ہمیں خود کھانے کو ملے یا نہ انہیں ضرور دینا ہے۔ اہلیہ نے کہا ”گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے کچھ کلڑے رکھے ہیں اور تو کچھ نہیں۔ حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”بچوں کو کسی نہ کسی طرح بہلا کر سلا دو اور ہم دونوں جب کھانا کھانے بیٹھیں تو تم کسی بہانے چراغ بجھا دینا میں ویسے ہی پاس بیٹھا رہوں گا اور مہمان سیر ہو کر کھانا کھالے گا۔ دونوں نے ایسا ہی کیا صبح جب حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ تم دونوں میاں بیوی کے عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوئے ہیں اور میں نے بھی۔“ اور یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿وَيُؤْتُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (9:59)

”اور خود حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔“ (سورہ حشر، آیت

نمبر 9)

مستدرک حاکم میں دیا گیا یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایک صحابی کو کسی نے بکری کی سری تھنہ بھجوائی۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے اس کے ہاں بھیج دی، اس نے یہی سوچ کر تیسرے آدمی کے پاس بھیج دی۔ اس طرح سات گھروں کا چکر لگانے کے بعد وہ سری پہلے صحابی کے گھر پہنچ گئی۔ دور اول کے اسلامی معاشرہ میں ہمدردی و خیر خواہی اور قربانی و ایثار کی یہ اور ایسی ہی بے شمار دوسری مثالیں دراصل فطری نتیجہ تھیں اتفاق فی سبیل اللہ کے احکام کا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عہد مبارک بلا شبہ ایمان اور عمل دونوں اعتبار سے خیر القرون (بہتر زمانہ) ہے لیکن اس کے بعد بھی مسلمانوں کا معاشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان قائم کردہ زندہ جاوید روایات سے کبھی یکسر محروم نہیں رہا۔

ایک قدم اور آگے:

صاحب نصاب مسلمان کے مال میں زکاۃ وہ کم سے کم مقدار ہے جسے ہر سال ادا کئے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا، لیکن اسلامی معاشرے میں محتاجوں، مسکینوں، یتیموں، یتواؤں اور معذوروں کے دکھ درد میں شرکت کے لئے نیز آسمانی آفات مثلاً زلزلہ، سیلاب اور قحط وغیرہ کے موقع پر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے اسلام میں اتفاق فی سبیل اللہ کا معیار زکاۃ سے کہیں آگے ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث میں بڑی کثرت سے نفلی صدقات اور خیرات کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ قرآن مجید کی چند آیات

ملاحظہ ہوں۔

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَمْعًا سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (261:2)

”جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے، اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس (کے عمل) کا اجر چاہتا ہے (اس کی نیت کے مطابق جتنا چاہتا ہے) بڑھا دیتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 261)

﴿إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾ (17:64)

”اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا، اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان اور حوصلے والا ہے۔“ (سورہ التباہ، آیت نمبر 17)

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (93:3)

”تم لوگ اس وقت تک نیکی (کے معیار مطلوب) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 92)

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ﴾ (11:57)

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے؟ بہترین قرض تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔“ (سورہ حدید، آیت نمبر 11)

صدقہ و خیرات کی ترغیب میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں

- ① ”صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے۔“ (مسند احمد)
- ② ”قیامت کے دن صدقہ مومن پر سایہ بن جائے گا۔“ (مسند احمد)
- ③ ”صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ معصائب صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔“ (رزین)

- ⑤ ”صدقہ قیامت کے دن جہنم سے ڈھال ہوگا۔“ (طبرانی)
- ⑥ ”صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔“ (مسلم)
- ⑦ ”جو شخص کسی بچے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز ریشم پہنائے گا، جو شخص کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے میوے کھلائے گا، جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں عمدہ شراب پلائے گا۔“ (ابوداؤد، ترمذی)
- ⑧ ”وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو رات پیٹ بھر کر سویا اور اس کا پڑوسی بھوکا رہا حالانکہ اسے اس بات کی خبر تھی۔“ (طبرانی)
- ⑨ ”میں اور یتیم..... رشتہ دار یا غیر رشتہ دار..... کا سر پرست جنت میں اس طرح ایک ساتھ ہوں گے (آپ ﷺ نے دوا لگایاں کھڑی کر کے یہ بات ارشاد فرمائی)“ (صحیح مسلم)
- رسول اکرم ﷺ نے اتفاق فی سبیل اللہ کی زبانی ترغیب کے علاوہ امت کے سامنے ایسی عملی مثالیں پیش فرمائیں جو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی بہترین ترجمان تھیں۔ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ”بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ وے گا۔“ پھر دوسرا آیا، پھر تیسرا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سب کو بٹھالیا، کیوں کہ اس وقت آپ کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے چار اوقیہ چاندی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ ﷺ نے ایک ایک اوقیہ تینوں سوالیوں میں تقسیم فرمادی اور پھر پوچھا ”کوئی اور ہے لینے والا؟“ کوئی اور لینے والا نہیں تھا، رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آ رہی تھی بار بار پہلو بدلتے یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ”کیا کوئی تکلیف ہے؟“ فرمایا ”نہیں!“ دوبارہ عرض کیا ”کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ جس کی وجہ سے یہ بے قراری ہے؟“ فرمایا ”نہیں!“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا ”آپ ﷺ کو نیند کیوں نہیں آ رہی؟“ تب رسول اللہ ﷺ نے وہ ایک اوقیہ چاندی نکال کر دکھائی اور فرمایا ”یہ ہے وہ چیز جس نے مجھے بے قرار کر رکھا ہے۔ ڈر رہا ہوں کہ اسے خرچ کرنے سے قبل کہیں موت نہ آ جائے۔“ (رحمۃ للعالمین)

جنگ حنین کے موقع پر چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، ایک ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ

چاندی (125 کلوگرام) مال غنیمت میں حاصل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے سارے کا سارا مال غنیمت تقسیم فرمادیا۔ خود گھر سے جس خیر و برکت کے ساتھ تشریف لائے تھے اسی کے ساتھ واپس تشریف لے گئے۔“ (رحمۃ للعالمین)

ایک آدمی نے حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میرے پاس اس وقت دینے کے لئے تو کچھ نہیں البتہ میرے نام سے کوئی چیز خرید لو تو میں اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! جس کی آپ ﷺ کو طاقت نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔“ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ ایک انصاری نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ خرچ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فقر کا خدشہ محسوس نہ کیجئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا ”مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔“ (ترمذی)

رسول اکرم ﷺ کے اس طرز عمل کی اتباع میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق فی سبیل اللہ کی ایسی ایسی نادر مثالیں پیش کیں کہ مذاہب عالم کی تاریخ ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک لاکھ درہم بھیجے جو انہوں نے اسی وقت غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیئے، اس دن آپ روزہ سے تھیں۔ خادمہ نے عرض کیا ”اگر افطار کے لئے کچھ بچ لیتیں تو اچھا تھا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”اس وقت یاد دلائیں تو رکھ لیتی۔“ (مسند رک حاکم)

سورہ بقرہ کی آیت ”مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا“ نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں!“ صحابی نے عرض کیا ”اپنا ہاتھ دیجئے۔“ پھر ہاتھ میں ہاتھ لے کر کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا باغ جس میں چھ سو کھجور کے درخت ہیں، اللہ تعالیٰ کو قرض دیا۔“ سیدھے باغ میں آئے اور بیوی کو باغ سے باہر ہی کھڑے ہو کر آواز دی ”بچوں کو باہر لے کر آ جاؤ میں نے یہ باغ راہ خدا میں دے دیا ہے۔“ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کل تمہاری مشکل دور ہو جائے گی۔“ دوسرے روز علی الصبح حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے مدینہ پہنچے۔ مدینہ کے تاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور غلہ خریدنا چاہا تاکہ بازار میں بیچا جاسکے اور لوگوں کی پریشانی دور ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے یہ غلہ شام سے منگایا ہے تم مجھے خرید پر کتنا نفع دیتے ہو؟“ تاجروں نے دس کے بارہ پیش کیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ”مجھے اس سے زیادہ ملتے ہیں۔“ تاجروں نے دس کے چودہ پیش کئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔“ انہوں نے پوچھا ”ہم سے زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی ہیں۔“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مجھے ہر درہم کے عوض دس درہم ملتے ہیں کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟“ تاجروں نے کہا ”نہیں!“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”تاجرو! گواہ رہنا میں یہ تمام غلہ مدینہ کے محتاجوں پر صدقہ کرتا ہوں۔“ (ازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہ)

سورہ آل عمران کی آیت لَنْ تَسْأَلُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بہترین باغ صدقہ کر دیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی پسندیدہ لونڈی اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کر دی۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سات سو اونٹ بمعہ غلہ صدقہ کئے۔ (ابو نعیم) حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں محص (شام کا صوبہ) کے گورنر تھے۔ ماہانہ تنخواہ ملتی تو گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا سامان خرید کر باقی رقم صدقہ کر دیتے۔ (ابو نعیم)

اتفاق فی سبیل اللہ کا یہ ہے وہ معیار جس پر اسلام اپنے پیروکاروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ان صفات کے حامل افراد سے وہ سوسائٹی اور معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں کوئی شخص بھوکا یا ننگا نہیں رہتا، کوئی مصیبت زدہ یا پریشان حال شخص بے سہارا نہیں رہتا کوئی یتیم یا بیوہ احساس محرومیت کا شکار نہیں ہوتی۔ اسی معاشرہ کی کیفیت رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ ”مسلمانوں کی مثال باہمی محبت و مودت اور شفقت کے لحاظ سے جسم واحد کی سی ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

زکاة ایک مثالی معاشی نظام کی بنیاد:

کم و بیش دو سو سال پہلے ”حریت فرد“ اور ”حریت فکر“ جیسے خوبصورت الفاظ کے پردے میں سرمایہ

دارانہ انداز فکر کو دنیا میں ایک نظام کے طور پر متعارف کرایا گیا جس کی بنیاد اس فلسفہ پر تھی کہ ہر آدمی اپنی دولت کا مکمل مالک اور مختار ہے، اسے جہاں چاہے جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ سوسائٹی اور معاشرے پر اس کے اثرات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں خواہ اس سے اس کا اپنا اخلاق اور کردار متاثر ہو یا پورے معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلے، سرمایہ دارانہ نظام اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس میں چند گھروں کا سکون اور چین برباد ہو یا پوری کی پوری قوم اس کی ہوس زر کی جینٹ چڑھے، سرمایہ دارانہ نظام اس پر کوئی قانونی یا اخلاقی پابندی عائد نہیں کرتا۔ اس بے رحم اور سنگدلانہ شیطانی نظام میں جہاں اخلاقی لحاظ سے انسانی اقدار کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہاں معاشی لحاظ سے سرمایہ صرف سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہی گردش کرتا رہتا ہے جب کہ بے سرمایہ افراد قرضوں اور سود و سود کے بوجھ تلے دبے چلے جاتے ہیں۔ دنیا جب اس نظام کی فریب کاریوں سے آگاہ ہوئی تو ”مساوات“ اور ”عدل“ جیسے دیکش الفاظ کے حوالے سے دنیا کو ایک دوسرے شیطانی نظام..... اشتراکیت..... سے متعارف کرایا گیا جس کا بنیادی فلسفہ ”حریت فرد“ اور ”حریت فکر“ کی مکمل نفی تھی۔ حکومت تمام وسائل، دولت، زمینوں، کارخانوں، فیکٹریوں اور دیگر اموال وغیرہ کی مالک اور فرد مکمل طور پر محروم افراد ایک نئی بندھی غلامانہ زندگی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور حکومت کے چند افراد پوری قوم کی تقدیر کے مالک و مختار! حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے اشتراکی نظام پر کتنا اچھا تبصرہ کیا ہے۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
پیتے ہیں لبو دیتے ہیں تعلیم مساوات

پہلا نظام ظلم اور جبر کی ایک انتہا تھا اور دوسرا نظام اسی ظلم اور جبر کی دوسری انتہا ثابت ہوا۔ جس طرح دنیا ایک صدی کے اندر اندر سرمایہ دارانہ نظام سے مایوس ہو گئی اسی طرح دنیا دوسری صدی کے اختتام سے پہلے ہی اشتراکی نظام پر لعنت بھیجنے لگی اس صدی کے موجودہ عشرہ (1981ء-1990ء) کو اگر اشتراکیت کی موت کا عشرہ قرار دیا جائے تو شاید بے جا نہ ہوگا جس میں نہ صرف یہ کہ اشتراکی ممالک نے اشتراکیت کا طوق گلے سے اتار پھینکا ہے بلکہ خود اشتراکیت کے علمبرداروں کے اپنے دیس ”روس“ میں بھی اس ظالمانہ نظام کے خلاف علم بغاوت بلند ہونے لگا ہے۔ تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انسانوں کے

سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابلے میں اسلامی نظام معیشت کی بنیاد اس تعلیم پر ہے۔ کہ اس کائنات اور کائنات کی ہر چیز کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، دولت اور وسائل دولت کا حقیقی مالک بھی وہی ہے۔ قرآن مجید نے مختلف جگہ پر مختلف انداز میں اس کی نشاندہی فرمائی ہے۔ سورہ نور میں ارشاد مبارک ہے:

﴿وَأَتَوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتٰكُمْ﴾ (33:24)

”آزادی کے خواہشمند غلاموں کو اس مال سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 33)

سورہ حدید میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَانْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ﴾ (7:57)

”جس مال پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے، اس میں سے خرچ کرو۔“ (سورہ حدید، آیت نمبر 7)

قرآن مجید میں پچاس سے زیادہ آیات ایسی ہیں جن میں اللہ کریم نے کہیں رَزَقْنَاهُمْ اور کہیں رَزَقَهُمْ اور کہیں رَزَقْنَاكُمْ اور کہیں رَزَقَكُمْ کہہ کر لوگوں کو رزق دینے کی نسبت اپنی طرف کی ہے، جس سے انسان کو یہ حقیقت ذہن نشین کروانا مقصود ہے کہ یہ مال و دولت جسے انسان اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اپنی ملکیت سمجھنے لگتا ہے۔ دراصل یہ اللہ کی ملکیت ہے جو اس نے اپنے بندوں کو امانت کے طور پر دے رکھی ہے۔ لہذا انسان اس بات کا پابند ہے کہ جو دولت اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطابق استعمال کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں معاملات..... دولت کمانے اور دولت خرچ کرنے میں انسان کو وحدو و قیود بتادیں۔ دولت کمانے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

- ① رشوت اور غصب (سورہ بقرہ، آیت نمبر 188)
- ② خیانت (سورہ آل عمران، آیت نمبر 61)
- ③ بت گری و بت فروشی (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)
- ④ چوری (سورہ مائدہ، آیت نمبر 38)

- ⑤ ناپ تول میں کمی (سورہ مطففین، آیت نمبر 13)
- ⑥ مال یتیم میں حق تلفی (سورہ نساء، آیت نمبر 1)
- ⑦ اتفاقیہ آمدنی والے تمام ذرائع مثلاً جوا وغیرہ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 9)
- ⑧ شراب کی تیاری، خرید و فروخت اور نقل و حمل کی آمدنی (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)
- ⑨ فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے کاروبار (سورہ نور، آیت نمبر 19)
- ⑩ سودی کاروبار (سورہ آل عمران، آیت نمبر 30)
- ⑪ قحبہ گری اور زنا کی آمدنی (سورہ نور، آیت نمبر 33)
- ⑫ قسمتیں بتانے کا کاروبار (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)
- ⑬ اس کے علاوہ ایسے تمام ذرائع جو جھوٹ دھوکے اور فریب پر مبنی ہوں اسلام کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں۔

مذکورہ بالا احکامات کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ شریعت اسلامی نے زیادہ دولت کمانے کے نالچ میں غلہ روکنے کو سنگین جرم قرار دیا ہے۔

اب ایک نظر دولت خرچ کرنے کے احکامات پر بھی ڈال لیجئے جن جن راستوں پر اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا یا ترغیب دلائی ہے وہ یہ ہیں:

- ① والدین، عزیز و اقارب، یتیموں، مسکینوں اور مسایلوں پر خرچ کرنا (سورہ نساء، آیت نمبر 36)
- ② سواہلی اور معذور لوگوں پر خرچ کرنا۔ (سورہ الذاریات، آیت نمبر 10)
- ③ قرض دینا۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 28)
- ④ زکاة ادا کرنا۔ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 103)
- ⑤ صدقات ادا کرنا۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 271)

متذکرہ بالا احکامات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مال اپنے پاس روکنے اور جمع کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 34) اور ساتھ ہی اسراف (فضول خرچی) اور بخیلی سے بھی منع فرمادیا۔ (سورہ فرقان، آیت نمبر 67)

اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے ایسے تمام راستوں پر دولت خرچ کرنے سے سختی سے منع فرمادیا جس سے آدمی کا اپنا اخلاق تباہ ہوتا یا معاشرے میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہو مثلاً شراب، جوا، زنا وغیرہ یہ بات یاد رہے کہ یہ حدود مقرر کرنے کے بعد شریعت نے شخصی ملکیت پر کسی قسم کی پابندی یا حد مقرر نہیں کی، جائز اور حلال طریقے سے کوئی شخص کروڑوں کا مالک بن جائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے احکامات کا سرسری جائزہ لینے کے بعد پورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلام نے معاشرہ میں ہر طبقے کے ہر فرد کو پورا پورا معاشی تحفظ عطا کیا ہے اور حق تلفی و لوٹ کھسوٹ کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام احکامات کا الگ الگ جائزہ لینا یہاں ممکن نہیں البتہ دولت خرچ کرنے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم..... وجوب زکاة..... اور دولت کمانے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم..... حرمت سود..... کا مختصر جائزہ یہاں پیش کرنا ضروری ہے۔

گذشتہ دور حکومت میں ملکی سطح پر جس طرح کی ”بارس ٹریڈنگ“ کے واقعات اخبارات میں آتے رہے ہیں اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ وطن عزیز پاکستان میں اب سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ ایک شخص جس کے پاس دس کروڑ روپے ہوں اس کی سالانہ زکاة پچیس لاکھ روپے بنتی ہے۔ اگر ایک شہر میں صرف ایک کروڑ پتی رہتا ہو جو ایمانداری سے اپنی زکاة ادا کرتا ہو تو چند سالوں میں ہی اس شہر کے بیشتر محتاجوں اور مسکینوں کے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں اور اگر پاکستان کے ہر شہر اور علاقے کے تمام صاحب نصاب افراد اپنی اپنی زکاة ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر شہر اور علاقہ معاشی لحاظ سے خوش حال نہ ہو۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی سالانہ زکاة پانچ ارب روپے بنتی ہے۔ صرف ایک سال کی زکاة سے اگر اوسط درجے کے مکان تعمیر کئے جائیں تو دو لاکھ مکان تعمیر ہو سکتے ہیں۔ اتنی ہی رقم میں اگر یتیم اور بے سہارا بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا مقصود ہو تو سارے ملک میں ایک سال کی زکاة سے تین سو ایسے مراکز تعمیر کیے جاسکتے ہیں جن میں ایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ملک میں صحیح طریقے سے نظام زکاة نافذ ہو جائے تو چند ہی سالوں کے اندر اندر پورے ملک میں عظیم معاشی انقلاب پیا

ہو سکتا ہے۔ زکاة کے فیوض و برکات کا ایک دوسرے پہلو سے بھی جائزہ لیجئے۔ صرف ایک سال کی زکاة، پانچ ارب روپے سے جہاں دو لاکھ بے خانماں لوگوں کو جو گھر میسر آئیں گے اور ایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی کفالت ہوگی وہاں دو لاکھ مکانوں کی تعمیر یا تین سو مراکز کی تعمیر کے لیے پانچ ارب روپیہ گردش میں آئے گا۔ جس کا کثیر حصہ کاریگروں، مستریوں، مزدوروں اور دوکانداروں کے ہاتھوں میں جائے گا جو براہ راست عام آدمی کی خوشحالی کا باعث بنے گا۔ گویا زکاة کا حکم ایسا کثیر الفوائد عمل ہے جو دین کی تکمیل اور تقرب الی اللہ کے علاوہ ایک عام آدمی سے لے کر پورے ملک کی اجتماعی خوشحالی کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زکاة فرض ہونے کے چند ہی سال بعد مدینہ کی اسلامی ریاست میں اس قدر خوش حالی ہو گئی تھی کہ زکاة دینے والے بہت تھے اور لینے والا کوئی نہ تھا۔

اب شریعت اسلامی کے دوسرے اہم حکم..... حرمت سود..... کا جائزہ لیجئے۔ ہمارے ہاں بینک اور مختلف ادارے یا کمپنیاں چھ فی صد سے لے کر دس، بیس اور تیس فی صد تک سود دیتی ہیں۔ بعض سیکیمیں ایسی بھی ہیں جن میں چار پانچ سال بعد اصل رقم دگنی ہو جاتی ہے۔ ان سب سے بڑھ کر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی سیکیم ہے جس میں دس سال بعد اصل رقم 26ء 4 گنا یعنی 426 فی صد اضافہ کے ساتھ واپس کی جاتی ہے۔ یاد رہے چند سال قبل یہ رقم 9ء 3 گنا تھی جواب بڑھا کر 26ء 4 کر دی گئی ہے۔ مثلاً ایک شخص ہر ماہ دس ہزار روپے دس سال تک اس سیکیم میں جمع کرواتا ہے، تو دس سال بعد یہ شخص ہر ماہ 42 ہزار 6 سو روپے وصول کرے گا ایک اور سیکیم ”ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ“ کے نام سے بھی جاری کی گئی ہے۔ جس میں اگر کوئی شخص پانچ سال کے لئے ہر ماہ اس ہزار روپے (یا کم و بیش جتنے بھی چاہے) کم سے کم رقم 100 روپے جمع کرواتا رہے تو پانچ سال کے بعد اس شخص کو تاحیات دس ہزار روپے ماہانہ (یا جتنی رقم وہ پانچ سال تک ہر ماہ جمع کرواتا رہے) ملتے رہیں گے۔ گویا سرمایہ دار گھر بیٹھے کسی محنت اور مشقت کے بغیر ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں روپے کما سکتا ہے ایسے شخص کو فیکٹری یا کارخانہ وغیرہ لگا کر محنت کے علاوہ نقصان کا خطرہ مول لینے کی آخر کیا ضرورت ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ سرمایہ دار تو مختلف کمپنیوں یا سیکیموں سے بڑھتا چڑھتا سود وصول کر لیتا ہے لیکن یہ آتا کہاں سے ہے۔ چھوٹے درجے کے صنعتکاروں، متوسط طبقہ کے تاجروں، چھوٹے زمینداروں،

کسانوں اور مزدوروں کی جیب سے، جن کی تعداد ملک کے اندر بلاشبہ کروڑوں میں ہے یہ لوگ ایک دفعہ سود کے چکر میں پھنستے ہیں تو عمر بھر نکل نہیں پاتے۔ حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات

سودی نظام کے ذریعے فرد واحد پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ تو ہے ہی۔ لمحہ بھر کے لیے غور فرمائیں۔ ملکی معیشت پر یہ سودی نظام کتنی بڑی لعنت بن کر مسلط ہے۔ سرمایہ دار اپنا سرمایہ بنکوں یا مختلف سیکسوں میں رکھ کر سود در سود کھاتا رہتا ہے۔ سرمایہ رکھنے کی وجہ سے ملکی پیداوار، کاروبار اور تجارت میں شدید کمی واقع ہوتی ہے۔ اوریوں برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے جو بالآخر ملک میں زرمبادلہ کی کمی اور کثیر غیر ملکی قرضوں کا باعث بنتا ہے۔ ان قرضوں کی ادائیگی کے لیے حکومت ہر سال ٹیکسوں میں اضافہ کرتی ہے۔ کسم ڈیونیاں بڑھتی ہیں جس کے نتیجے میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح عام آدمی جو براہ راست سود میں ملوث نہیں ہوتا۔ سودی نظام کی وجہ سے وہ بھی بمشکل جسم و جان کا رشتہ قائم رکھ پاتا ہے۔ شریعت نے سود کی اس درجہ وعید بلا وجہ تو نہیں بتائی۔

قرآن مجید میں اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 279)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سود کے ستر درجے ہیں، ان میں سے کم تر درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ)

معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان میں سانپ ہی سانپ بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون میں وجوب زکاۃ اور حرمت سود دونوں حکم پوری بنی نوع انسان کے لیے برکت ہی برکت اور خیر ہی خیر ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ آج جب پوری نوع انسانی

سرمایہ دارانہ نظام معیشت سے مایوس اور اشتراکی نظام معیشت سے بغاوت کر چکی ہے اور نہیں جانتی کہ کیا کرے کدھر جائے، اسلامی نظام معیشت کے علمبردار، جنہیں اس وقت پوری دنیا کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے تھا خود باطل نظاموں کی فریب کاریوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ

اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے

مستقبل میں جب بھی کبھی مسلمانوں کو جاندار قیادت میسر آگئی جو اسلامی نظام حیات کو اس کی حقیقی شکل میں متعارف کروا سکی تو ہمیں یقین کا مل ہے کہ جبر و ظلم، جھوٹ و فریب اور خود غرضی کی ستائی ہوئی دنیا عدل و انصاف، امن و سکون اور حریت و اخوت کے اس آسمانی نظام کو آزمانے میں ان شاء اللہ لمحہ بھر کا تامل نہیں کرے گی۔

قارئین کرام! زکاۃ کے مسائل بلاشبہ بہت دقیق اور عمیق ہیں اسی لیے ہم نے زیادہ سے زیادہ علمائے کرام سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ تاہم اہل علم حضرات کی آراء اور مشوروں کا ہمیں انتظار رہے گا۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ احادیث صحیحہ کے حوالے سے قدیم اور جدید قسم کے تمام مسائل شامل اشاعت ہوں تاکہ اس معاملے میں عوام الناس کی زیادہ سے زیادہ راہنمائی ہو سکے۔ ہم اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں، اس کا اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔

قارئین کرام! سلسلہ اشاعت حدیث سے ہمارے پیش نظر درج ذیل مقاصد ہیں۔

(۱) حدیث رسول ﷺ سے لوگ اسی طرح کا تعلق محسوس کریں جیسا کتاب اللہ کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔

(ب) دینی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کے لیے لوگوں میں صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے استفادہ کرنے کا رجحان پیدا ہو۔

(ج) کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہونے والے مسائل کو بلا تامل ترک کرنے کی سوچ عام ہو۔

آپ اس حقیقت سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ اب تک جس قدر عام فہم، آسان اور عوامی انداز میں

کتاب اللہ پر مختلف پہلوؤں سے کام ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے اس قدر حدیث رسول ﷺ پر کام نہیں ہوا لہذا اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عقائد، احکام، مسائل، مناقب اور تفسیر وغیرہ سے متعلق صحیح احادیث پر مشتمل کتابچے ان شاء اللہ کیے بعد دیگرے طبع کروانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اب تک اس سلسلہ میں جو کام ہو چکا ہے اس کی تفصیل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حضرات جو متذکرہ بالا مقاصد سے اتفاق رکھتے ہیں ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اشاعت حدیث کی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھیں اور اس سلسلہ میں جو بھی خدمت سرانجام دے سکتے ہوں خود آگے بڑھ کر سرانجام دیں۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ان کتب کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچایا جائے۔

﴿اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ﴾ (13:42)

”اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اپنے کام کے لیے) چن لیتا ہے، اور اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔“ (سورہ شوریٰ آیت نمبر 13)

واجب الاحترام علمائے کرام نے اپنی شدید گونا گوں مصروفیات کے باوجود دینی فریضہ سمجھتے ہوئے مسودہ کی نظر ثانی فرمائی اور بڑی محنت اور عرق ریزی سے مسودہ پر انتہائی قیمتی نوٹ تحریر فرمائے۔ ادارہ ان تمام حضرات کے تعاون کا تہ دل سے شکر گزار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ کریم ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اپنے بہترین انعامات سے نوازے۔ آمین!

آخر میں مجھے اپنے ان تمام بھائیوں اور بزرگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو اشاعت حدیث کے لیے بڑی محنت اور خلوص سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان تمام عاجز اور گناہ گار بندوں کی اس حقیر سی کوشش کو اپنے فضل خاص سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

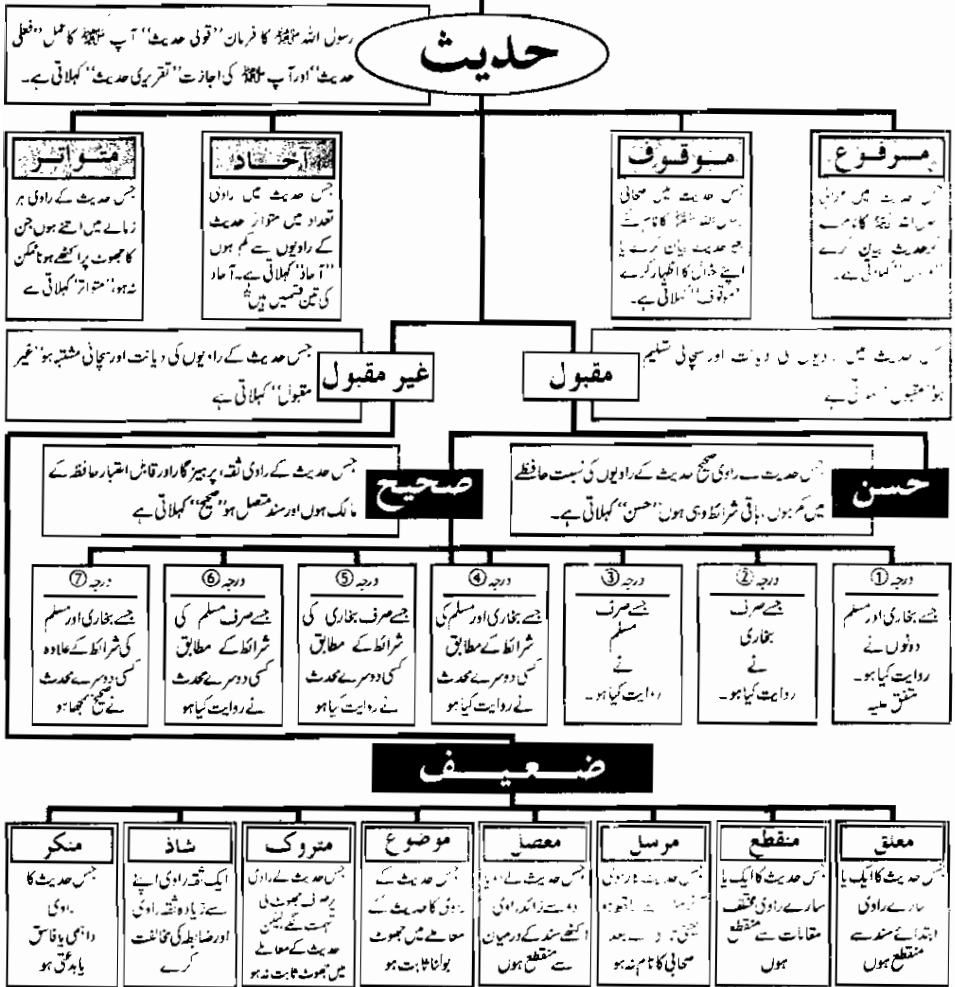
اے ہمارے پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما تو یقیناً خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی، عفی اللہ عنہ

جامعہ ملک سعود، الرياض

المملكة العربية السعودية

21 ربیع الاول، 1411ھ/ 10 اکتوبر 1990ء



اصطلاحات کتب

- ① صحاح ستہ: حدیث کی چھ کتب ① بخاری ② مسلم ③ ابوداؤد ④ ترمذی ⑤ سنن ⑥ ابن ماجہ ⑦ عیسیٰ بن عقیل کا بنا ہوا "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔
- ② جامع: جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔
- ③ سنن: جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد۔
- ④ مسند: جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک چاکروی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔
- ⑤ مستخرج: جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسامع علی البخاری۔
- ⑥ مستدرک: جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ حدیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔
- ⑦ تراجم: جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "تراجم" کہلاتی ہے۔ مثلاً تراجم ابی داؤد۔

جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد ہوں، انہیں "مستخرج" کہتے ہیں۔ جس کے راوی کسی زمانے میں آئے ہوں، انہیں "مستخرج" کہتے ہیں۔ جس کے راوی کسی زمانے میں آئے ہوں، انہیں "مستخرج" کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ (41:22)

”(ہم ان لوگوں کی ضرورت دے دیتے
ہیں) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں
تو نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، بھلائی کا
حکم دیں اور برائی سے روکیں۔“

(سورہ حج، آیت نمبر 41)

النِّيَّةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ 1 اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔

مسئلہ 2 زکاة ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِغُلَامٍ أَمْرِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى الدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 3 دکھاوے کی زکاة، نماز اور روزہ سب شرک (اصغر) ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا، اس نے شرک کیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

① صحیح بخاری ، کتاب بدء الوحي ، باب كيف بدء الوحي

② الترغيب والترهيب للشيخ محي الدين الديق الجزء الاول رقم الحديث 43

فَرْضِيَّةُ الزَّكَاةِ

زکاة کی فرضیت

مسئلہ 4 زکاة ادا کرنا اسلام کے پانچ بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکاة ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 5 زکاة ادا کرنے کے عہد پر رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی۔

قَالَ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاة دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 6 زکاة ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔

مسئلہ 7 زکاة ایک فرض عبادت ہے، اس کی جگہ کوئی صدقہ خیرات یا ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے زکاة کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَمَنْ كَفَرَ

① صحیح بخاری، کتاب الایمان باب بنی الاسلام علی خمس

② صحیح بخاری کتاب الزکاة باب البیعة علی ایتاء الزکاة

مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ ۓ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۓ ((يُمِرُّ أَنْ يُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ)) فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يُقَاتِلُنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانَ يُوَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ۓ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ ۓ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ ۓ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (اور زکاة بیت المال میں جمع کرانے سے انکار کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”کہ آپ لوگوں سے کیوں کر جہاد کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچالیں۔ مگر حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”اللہ کی قسم! میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکاة میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکاة کا مال حق ہے۔ واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی، جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”واللہ! اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶

فَضْلُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کی فضیلت

مسئلہ 8 زکاۃ ادا کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ أَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ۞ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ اِذَا عَمَلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَ تُوَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ)) قَالَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُزِيدُ عَلَيَّ هَذَا فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ النَّبِيُّ ۞ ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”مجھے ایسا عمل بتائیے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ ادا کر، اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔“ اس نے کہا ”اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جسے جنتی آدمی دیکھنا پسند ہو، وہ اسے دیکھ لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 زکاۃ ادا کرنے والے کے ایمان کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔

عَنْ اَبِي مَالِكٍ الاشْعَرِيِّ ۞ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ السَّنَوَاتِ وَالْاَرْضُ ، وَالصَّلَاةُ تُوَزَّرُ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالْفُرْقَانُ حِجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”وضو اچھی طرح کرنا

① صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب وجوب الزکاۃ

② صحیح سنن نسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 2286

نصف ایمان ہے، اور الحمد للہ (کہنا) میزان کو (ٹکیوں سے) بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور اللہ اکبر (کہنا) آسمان وزمین کو (ٹکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز (قیامت کے دن) روشنی ہوگی اور زکاة (صاحب ایمان ہونے کی) دلیل ہے، صبر کرنا (پریشانیوں اور مصائب میں راہ دکھانے کے لئے) روشنی ہے اور قرآن (قیامت کے روز گواہی دے کر) تیرے حق میں حجت بنے گا یا تیرے خلاف حجت بنے گا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) قَالَ بَنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْأَمْوَالِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک دیہاتی نے کہا ”مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) کے مطلب سے آگاہ فرمائیے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”جس آدمی نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکاة نہ دی تو اس کے لئے خرابی ہے اور یہ آیت زکاة کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکاة فرض ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مال زکاة کے ذریعے پاک کر دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 10 زکاة ادا کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 128 کے تحت ملاحظہ فرمائیں



أَهْمِيَّةُ الزَّكَاةِ

زکاة کی اہمیت

مسئلہ 11 جس سونے اور چاندی کی زکاة ادا نہ کی جائے، قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر آگ میں گرم کی جائیں گی اور ان سے اس کے مالک کی پیشانی پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے۔

مسئلہ 12 جن جانوروں کی زکاة ادا نہ کی جائے قیامت کے دن وہ جانور اپنے مالک کو پچاس ہزار سال تک اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُذِّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَلْبَلُ؟ قَالَ ((وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ فَرَقِرَ أَوْ قَرَّ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا رُدُّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَلْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ ((وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ فَرَقِرَ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جَلْحَاءٌ وَلَا عُضْبَاءٌ بِقَرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا رُدُّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا

إِلَى النَّارِ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاة) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکر زکاة) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لئے) آگ میں واپس لے جانی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لئے) لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکاة) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عرب کے رواج کے مطابق یہ دودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا (یعنی سب کے سب) اس (منکر زکاة) کو اپنے کھروں، پاؤں سے روندیں گے۔ اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا جہنم کی طرف۔“ عرض کیا گیا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟“ فرمایا ”کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکاة) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا۔ ایک ہموار زمین پر، اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی (یعنی لگا تار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ۞ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ ۞ وَهُوَ يَقُولُ
بَشِيرَ الْكَانِزِينَ بَكِيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبَكِيٍّ مِنْ قِبَلِ أَفْقَانِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ
جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا
شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فَيُبَلِّغُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ۞. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ آئے، اور
کہنے لگے ”خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دوا ایسے داغ کی جو ان کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اور ان کے
پہلوؤں سے آر پار ہو جائیں گے۔ ان کی گدیوں (گردن) میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے
پار ہو جائیں گے پھر ابوذر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ تو میں نے (لوگوں سے) پوچھا ”یہ کون ہیں؟“
لوگوں نے بتایا ”یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔“ چنانچہ میں ان کی طرف گیا اور عرض کیا ”یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی
آپ سے سنا جو آپ نے فرمایا“ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے وہی کہا ہے جو میں نے ان
(مسلمانوں) کے نبی ﷺ سے سنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 زکاة نہ دینے والوں کا روپیہ پیسہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر ان کو
ڈسے اور کاٹے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ ((مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا قَلَمٌ يُوَدُّ زَكَاتَهُ
مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَيَّتَانِ يُطَوِّفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي
بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ۞ لَا يَحْسَبِينَ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞)) الْآيَةُ. رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس
نے اس کی زکاة ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو
نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باجھیں پکڑ کر کہے گا ”میں تیرا

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة باب فی الکنازین للاموال والتغلیظ علیہم

② صحیح بخاری کتاب الزکاة باب الم ماع الزکاة

مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب قیامت کے دن یہ بخلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 جس مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا جائے وہ مال تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَهْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَتْلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَهْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَلَذَبَ عَنْهُ فَأَعْطَى لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ وَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ فَأَعْطَى نَاقَةً غُشْرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَآتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَلَذَبَ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْبُقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلَةً وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَانْتَجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَهْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا اتَّبَلُّغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحَقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاتِبِي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَهْرَصَ يَقْذُرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَبِيرٍ عَنْ كَبِيرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ، وَآتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ

أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ
 اللَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَالَ : أَغْنَانِي فَخُذْ مَا هِيَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ
 لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”بنی
 اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آ زمانہ کا ارادہ فرمایا
 ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا ”تجھے کون سی چیز بہت پیاری ہے؟“ اس نے
 کہا ”اچھا رنگ اور اچھا بدن اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے
 ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فرشتے نے اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا، پس اس سے اس کی گندگی دور ہو
 گئی، اور اچھا رنگ اور اچھا بدن دے دیا گیا۔“ پھر فرشتے نے کوڑھی سے پوچھا ”تجھے کون سا مال زیادہ
 پسند ہے؟“ اس نے کہا ”اونٹ“ یا کہا ”گائے“ راوی (اسحاق) کو شک ہے ہاں کوڑھی اور گنجنے میں سے
 ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور کہا
 اللہ تجھے اس میں برکت دے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر وہ فرشتہ گنجنے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے
 زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟“ اس نے کہا ”خوب صورت بال، اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس سے لوگ
 مجھ سے نفرت کہتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن جاتا رہا اور
 خوب صورت بال اسے دے دیئے گئے۔“ فرشتے نے پوچھا ”تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟“ اس نے کہا
 ”گائے“ پس ایک حاملہ گائے اسے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا ”اللہ تجھے اس میں برکت
 دے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ پیاری چیز کون سی
 ہے؟“ اس نے کہا ”اللہ مجھے بینائی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فرشتے
 نے اس پر ہاتھ پھیرا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا ”تجھے سب سے زیادہ مال کون
 سا پسند ہے؟“ اس نے کہا ”بکریاں“ اسے ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔ پس بچے لئے کوڑھی اور گنجنے نے
 اونٹ اور گائے کے اور اندھے نے بکری کے۔ جس سے کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا گنجنے

کے لئے ایک جنگل گائے سے بھر گیا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر (کچھ عرصہ بعد) فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا۔“ اور آ کر کہا ”غریب آدمی ہوں سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا، اب میرا آج کے دن (اپنی منزل پر) پہنچنا اللہ کی مہربانی اور تیرے سبب سے ہے۔ میں تجھ سے اسی ذات کے واسطے سے مانگتا ہوں، جس نے تجھے اچھا رنگ جسم اور مال دیا ہے ایک اونٹ چاہتا ہوں، جس کے ذریعے اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔“ اس نے کہا ”حقدار بہت ہیں (یعنی خرچ زیادہ ہے مال کم ہے) فرشتے نے کہا ”میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو غریب تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت اور مال دیا۔“ اس نے کہا ”مجھے تو یہ مال و دولت باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا ”تو جھوٹا ہے، اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اسے وہی کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، گنجے نے وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔“ فرشتے نے کہا ”اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس اس کی (سابقہ) صورت میں آیا اور کہا ”غریب مسافر ہوں۔ سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا۔ آج میں (اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور تیرے سبب سے تجھ سے اسی ذات کے واسطے سے مانگتا ہوں جس نے تجھے بینائی دی۔ ایک بکری (چاہتا ہوں) کہ اس کے باعث اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔“ اندھے نے کہا ”بے شک میں اندھا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی دی، پس تو جو چاہے لے لے، اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اللہ کی قسم! آج کے دن میں تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا۔ اس چیز سے جسے تو اللہ کے لئے لینا چاہے۔“ فرشتے نے کہا ”اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم (تینوں) کو آ زمایا گیا۔ پس تجھ سے اللہ راضی ہوا۔ اور تیرے دونوں ساتھیوں پر غصہ کیا گیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 زکاة نہ دینے والا دوزخی ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ بَاعَ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زکاة نہ دینے والا قیامت

کے دن آگ میں ہوگا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 16 زکاة ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے

ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مَنَعَ قَوْمَ الزَّكَاةِ إِلَّا ابْتِلَاهُمْ اللَّهُ بِالسِّنِينَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زکاة ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 17 زکاة ادا نہ کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحْلِلَ وَالْمُحْلِلَ لَهُ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ ②

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے، گندوانے والی پر، زکاة ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکوانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔“ اسے اصہبانی نے روایت کیا ہے۔



① صحیح الترغیب والترہیب الجزء الاول رقم الحديث 761

② صحیح الترغیب والترہیب الجزء الاول رقم الحديث 756

الزَّكَاةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

زکاة، قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ 18 پہلی امتوں پر بھی زکاة فرض تھی۔

﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ﴾ (83:2)

”یاد کرو جب بنی اسرائیل سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ قیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکاة دینا، مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 83)

﴿وَكَانَ يُأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾ (55:19)

”اسماعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاة کی تاکید کیا کرتے تھے، اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ انسان تھے۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 55)

﴿وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (31:19)

”اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) حکم دیا کہ جب تک زندہ ہوں نماز قائم کروں اور زکاة ادا کرتا رہوں۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 31)

مسئلہ 19 ادائیگی زکاة ایمان کی نشانی اور حرمت جان کی ضمانت ہے۔

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخِوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفِصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (11:9)

”پس اگر یہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں، زکاة دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (لہذا ان

(نمبر ۱۱)

20

﴿وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (56:24)

”نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔“ (سورہ

نور، آیت نمبر 56)

21

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ

لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ (103:9)

”اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک اور صاف کرو، نیز ان

کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیوں کہ تمہاری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا

اور جانتا ہے۔“ (سورہ توبہ آیت نمبر 103)

22

﴿الَّذِينَ يَقِیْمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾

(4-3:8)

”جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے

ہیں۔ حقیقت میں وہی سچے مومن ہیں۔“ (سورہ انفال، آیت نمبر 43)

23

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾ (39:30)

”اور جو زکاۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے

والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورہ روم، آیت نمبر 39)

24

﴿الَمْ ۝ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۝ الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾ (5-1:31)

”الم، یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں ان نیک بندوں کے لئے ہدایت اور رحمت جو نماز قائم کرتے ہیں، زکاة دیتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 5-1)

مسئلہ 25 اقتدار حاصل ہونے کے بعد نظام زکاة کا نفاذ فرض ہے۔

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عِقَابُ الْأُمُورِ ۝﴾ (41:22)

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں گے، زکاة دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے تمام معاملات کا انجام تو بس اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔“ (سورہ حج، آیت نمبر 41)

مسئلہ 26 نماز اور زکاة ادا کرنے والے ایماندار لوگوں کو ہی مساجد آباد کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝﴾ (18:9)

”اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کے آباد کار تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر کو مانیں، نماز قائم کریں، زکاة دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں، انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ پر چلیں گے۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 18)

مسئلہ 27 زکاة ادا کرنے والے قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (277:2)

”جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں ان کا اجر (بے شک)
ان کے رب کے پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 277)

مسئلہ 28 زکاۃ ادا نہ کرنا کفر و شرک کی علامت ہے۔

مسئلہ 29 زکاۃ ادا نہ کرنا ہلاکت اور بربادی کا باعث ہے۔

﴿وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ﴾ (7-6:41)

”تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔“ (سورہ حم سجدہ، آیت

نمبر 7۶6)

مسئلہ 30 جس مال سے زکاۃ ادا نہ کی جائے وہ مال قیامت کے دن اپنے مالک
کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (180:3)

”جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال و دولت دی ہے اور وہ بخیلی سے کام لیتے ہیں اس خیال
میں نہ رہیں کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے بہت برا ہے، اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر
رہے ہیں اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر
180)

مسئلہ 31 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کی دولت کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے
ان کے جسموں کو داغا جائے گا۔

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا

كَنَزْتُمْ لَآنَفْسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْمِلُونَ ﴿٩﴾ (34-35)

”دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی، اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 34-35)

شُرُوطِ الزَّكَاةِ

زکاة کی شرائط

مسئلہ 32 ہر آزاد مال دار (صاحبِ نصاب) مسلمان (مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، عاقل ہو یا غیر عاقل) پر زکاة فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : أَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صُلُوبَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَانِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا ”لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ تسلیم کر لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکاة) فرض کیا ہے جو کہ ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو دیا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 جس مال پر ایک قمری سال گزر چکا ہو اس پر زکاة ادا کرنی فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

① صحیح بخاری کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة و قول اللہ تعالیٰ ﴿وَالْيَمِينُ الصَّلَاةُ.....﴾

② صحیح سنن الترمذی للابانی الجزء الثانی رقم الحدیث 515

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے، اس پر زکاة فرض ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 صرف حلال کمائی سے دی گئی زکاة قابل قبول ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 118 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

آدَابُ أَخْذِ الزَّكَاةِ وَإِيْتَائِهَا

زکاة لینے اور دینے کے آداب

مسئلہ 35 زکاة کا مال لانے والے کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ)) فَآتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ ﷺ فرماتے ”اے اللہ! فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔“ جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا ”اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔“ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 36 زکاة دینے والا اپنی مرضی سے زیادہ زکاة ادا کرے تو اس کے لئے بہت زیادہ ثواب ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَا لَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَذْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّا صَدَقْتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا بَسَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ قَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِأَخِيذَ مَا لَمْ أُوْمَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَاتِيَهُ فَتَعْرِضْ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَاذْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتَهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَاتَيْتُ فَأَعْلَلْتُ فَخَرَجَ مَعِيَ وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِنِّي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةً مَالِي وَأَيُّمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ

① صحیح بخاری کتاب الزکاة باب صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة

قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَرَعَمَ أَنْ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَّ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَبَيَّعَ عَظِيمَةً لِيَاخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهِيَ ذِي قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خُذَهَا)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَاكَ الْبَدْيُ عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ أَجْرَكَ اللَّهُ فِيهِ وَقَبْلَنَاهُ مِنْكَ)) قَالَ : فَهِيَ ذِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذَهَا، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ① (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ میں ایک آدمی کے پاس پہنچا اس نے میرے سامنے اپنا مال پیش کر دیا۔ اس کا مال بس اتنا ہی تھا کہ اس شخص کو ایک سال کی اونٹنی ادا کرنا تھی۔ میں نے اسے کہا ”ایک سال کی بچی دے دو۔“ اس نے کہا ”وہ نہ دودھ دینے والی ہے اور نہ سواری کے قابل لہذا یہ میری اونٹنی ہے، جوان اور موٹی تازی، یہ لے لیجئے۔“ میں نے کہا ”میں تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے بغیر اسے نہیں لے سکتا، ہاں البتہ نبی اکرم ﷺ تمہارے قریب ہی (مدینہ منورہ میں) تشریف فرما ہیں اگر آپ پسند کریں، تو ان کی خدمت میں اپنی اونٹنی پیش کر دو جو میرے سامنے پیش کی ہے اگر آپ ﷺ نے تجھ سے قبول فرمائی تو میں بھی اسے قبول کر لوں گا لیکن اگر آپ ﷺ نے قبول نہ فرمائی تو میں بھی قبول نہیں کروں گا لہذا وہ تیار ہو گیا اور میرے ساتھ روانہ ہوا اونٹنی بھی اپنے ہمراہ لے لی۔ ہم جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے کہا ”اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کا تحصیلدار میرے پاس صدقہ وصول کرنے آیا اور اللہ کی قسم یہ پہلا موقع ہے کہ آپ ﷺ کا قصد میرے پاس صدقہ کے لئے آیا ہے۔ میں نے اپنا مال ان صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ ایک سال کی بچی دے دو حالانکہ وہ دودھ دے سکتی ہے، نہ ہی سواری کے قابل ہے (میں نے کہا) یہ اونٹنی جوان موٹی تازی ہے لے لیجئے، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اب میں اسے (یعنی اونٹنی کو) لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ اسے لے لیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تم پر واجب تو اتنا ہی تھا، لیکن اگر خوشی سے نیکی کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اور ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ اس نے کہا ”یہ اونٹنی موجود ہے اسے لے لیجئے۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37

تحصیل دار کو لوگوں کے گھر جا کر زکاة وصول کرنی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”زکاة لینے کے لئے (تحصیل دار) مویشی (اپنے ٹھکانے پر) نہ منگوائے اور نہ ہی مالک اپنے مویشی کہیں دور لے جائے بلکہ مویشیوں کی زکاة ان کے ٹھکانوں پر وصول کی جائے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38

زکاة میں اوسط درجے کا مال لینا چاہیے نہ بہت اچھا نہ بہت خراب۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﷺ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ حکم لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دیا تھا ”زکاة میں بوڑھا اور عیب دار اور نرمہ لیا جائے، ہاں! اگر زکاة لینے والا خوچا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا ﷺ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ..... وَتَوَقَّ كَرَامَ أَمْوَالِ النَّاسِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن پر حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا ”(زکاة میں) لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39

زکاة سے بچنے کے لئے حیلہ سازی کرنا منع ہے۔

مسئلہ 40

زکاة دیتے وقت اگر مال علیحدہ علیحدہ ہوں تو انہیں جمع نہ کیا جائے اگر

مال مشترک ہوں تو انہیں الگ الگ نہ کیا جائے۔

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 1406

② صحیح بخاری کتاب الزکاة باب لا تؤخذ فی الصدقة هرمه ولا ذات عوار

③ صحیح بخاری کتاب الزکاة باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے فرض زکاة کا حکم لکھ کر دیا، جو نبی اکرم ﷺ نے مقرر کی تھی، اس میں یہ بھی تھا ”زکاة کے ڈر سے جدا جدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو زکاة کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مال اکٹھا کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر تین آدمیوں کے پاس الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو سب کو ایک ایک بکری زکاة ادا کرنی ہوگی، لیکن اگر تینوں آدمی اپنی بکریاں اکٹھی کر دیں تو صرف ایک بکری ادا کرنی پڑے گی، مال الگ الگ کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر دو آدمیوں کے مشترک مال میں دو سو چالیس بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں زکاة ہوگی، لیکن اگر وہ اپنی اپنی ایک سو بیس بکریاں الگ کر لیں تو دونوں کو ایک ایک بکری دینی پڑے گی۔ ایسی سب صورتیں منع ہیں۔

② زکاة وصول کرنے والے کے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے مثلاً اگر دو آدمیوں کے مشترک مال میں اسی بکریاں ہیں تو ان پر ایک بکری زکاة ہوگی۔ زکاة لینے والا اسی (80) بکریوں کو چالیس چالیس کے دو حصے شمار کر کے دو بکریاں نہیں لے سکتا۔

مسئلہ 41 مشترک کاروبار میں حصہ داران کو اپنے حصے کی نسبت سے زکاة ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے زکاة کا حکم لکھ کر دیا، جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کی تھی۔ اس میں یہ تھا ”جو مال دو شریکوں کا ہو وہ ایک دوسرے سے برابر حساب کر لیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مثلاً ایک کاروبار میں دو آدمی برابر کے سرمایہ سے شریک ہیں تو سال کے آخر میں اس رقم کی زکاة ادا کرنے کے لئے دونوں شریک زکاة کی نصف نصف رقم ادا کریں گے۔

② کمپنیوں وغیرہ کی زکاة کی اصل ذمہ داری کمپنیوں پر ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ ادا نہ کریں تو حصہ داران کو اپنے حصے کی نسبت سے زکاة ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 42 حسب ضرورت سال مکمل ہونے سے پہلے زکاة ادا کی جاسکتی ہے۔

① صحیح بخاری کتاب الزکاة باب لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع

② صحیح بخاری کتاب الزکاة باب ما کان من خلیطین.....

عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّ الْعَبَّاسَ ؓ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ أَنْ تَحُلَّ
فَرَحَصَ لَهُ فِي ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(حسن)
حضرت علیؓ سے روایت ہے ”حضرت عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے سال گزرنے سے قبل
زکاة ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو رخصت دے دی۔“ اسے ترمذی نے روایت
کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 43 زکاة جس جگہ وصول کی جائے وہیں تقسیم کرنا افضل ہے، لیکن ضرورت
سے دوسری جگہ بھجوانی جائز ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ الْحَصِينِ ؓ اسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ ؟
قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي ؟ أَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهُ
حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

(صحیح)
حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ”انہیں زکاة کا تحصیلدار مقرر کیا گیا، جب وہ واپس
تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا ”مال کہاں ہے؟“ انہوں نے فرمایا ”کیا آپ نے مجھے مال لانے کے
لئے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہد رسالت ﷺ میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ
دیتے ہیں جہاں عہد رسالت ﷺ میں بانٹ دیا کرتے تھے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : زکاة وصول کر کے تقسیم کرنے کا علاقہ تحصیلدار کا احاطہ اقتدار (یعنی تحصیل) ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا ؓ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ
فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا (تو
ارشاد فرمایا) ”لوگوں کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے زکاة فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 545

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1431

③ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة

کے فقراء کو دی جائے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 زکاة کے مال میں خیانت یا خرد برد کرنے والا شخص قیامت کے دن اس

مال کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ ((يَا أَبَا الْوَلِيدِ اتَّقِ اللَّهَ لَا تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ لَهَا فُغَاءٌ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ ذَلِكَ لَكُذْلِكَ؟ قَالَ ((أَيْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) قَالَ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں زکاة وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اور فرمایا ”اے ابوولید! (مال زکاة کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلارہا ہو یا (اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی) گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو میا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لئے کہو)۔“ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا مال زکاة میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہوگا) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے لئے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((قُمْ عَلَى صَدَقَةِ بَنِي فُلَانٍ وَانْظُرْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِصْرِفْهَا عَنِّي فَصَرَفَهَا عَنْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَارُ ② (صحیح)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا ”جاؤ فلاں قبیلے کی زکاة اکٹھی کر کے لاؤ اور ہاں دیکھو! کہیں قیامت کے روز ایسی حالت میں نہ آنا کہ تمہاری گردن یا پیٹھ پر جو ان اونٹ ہو جو بلبلارہا ہو۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش

① صحیح الترغیب والترہیب للابانی الجزء الاول رقم الحدیث 778

② صحیح الترغیب والترہیب للابانی الجزء الاول رقم الحدیث 778

کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے انہیں سبکدوش کر دیا۔ اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45

زکاۃ وصول کرنے والے کو کسی زکاۃ دینے والے سے تحفہ نہیں لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَتَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ يَقَالَ لَهُ ابْنُ اللَّيْثِيَّةِ قَالَ عَمَرُو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَجْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ أَهْبَعَهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى غُنْقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَعِيرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غُفْرَتِي إِنْطَبَهَ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص ابن تیبہ نامی کو (عامل مقرر فرمایا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ابوعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے زکاۃ وصول کرنے کے لئے (تحصیلدار) مقرر فرمایا تھا) جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا ”یہ آپ ﷺ کا (یعنی بیت المال کا) حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے، جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا ”اس تحصیلدار کا معاملہ کیسا ہے جسے میں نے زکاۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور (واپس آ کر) کہتا ہے یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اس طرح سے کوئی مال لے گا (یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر) تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ ڈکارتی ہو گی۔ بکری ہوگی تو وہ میاتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے حتیٰ کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا ”یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

الْأَشْيَاءُ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاة واجب ہے

(١) الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ..... سونا اور چاندی

مسئلہ 46 سونے پر زکاة ہے۔

مسئلہ 47 سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے یا 87 گرام ہے، اس سے کم پر زکاة نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرَيْنِ دِينَارًا فِصَاعًا نِصْفَ دِينَارٍ وَمِنْ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے نبی ﷺ ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکاة لیتے تھے۔ اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ)۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ❶ دینار سونے کا تھا۔ اور بیس دینار کا وزن ساڑھے سات تولہ تھا۔
❷ زکاة سونا یا سونے کی قیمت دونوں صورتوں میں ادا کرنا جائز ہے۔
❸ سونے کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ کے مطابق لگا کر زکاة ادا کرنی چاہیے۔

مسئلہ 48 چاندی پر زکاة ہے۔

مسئلہ 49 چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے یا 612 گرام ہے۔ اس سے کم پر زکاة نہیں۔

مسئلہ 50 زکاة کی شرح بلحاظ وزن یا بلحاظ قیمت اڑھائی فیصد ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ زَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پانچ اوقیہ کا وزن موجودہ حساب سے ساڑھے باون 52½ تولہ ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعُسْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعَيْنِ دِرْهَمًا دِرْهَمًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (حسن)
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکاۃ سے تمہیں معاف رکھا ہے، لیکن (چاندی) سے چالیسواں حصہ ادا کرو یعنی ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : درہم چاندی کا ہوتا تھا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : هَاتُوا رُبْعَ الْعُسْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعَيْنِ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمْسَةُ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”چاندی سے چالیسواں حصہ ادا کرو (یعنی) ہر چالیس (40) درہم سے ایک درہم اور جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں، تب تک کوئی چیز (زکاۃ) واجب نہیں جب دو سو درہم پورے ہو جائیں، تو ان سے پانچ درہم ادا کرو، اور جو دو سو درہم سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکاۃ واجب ہوگی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 نصاب سے کم سونا اور نصاب سے کم چاندی کو ملا کر زکاۃ ادا کرنا سنت

① صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون خمس ذود صدقة

② صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 1447

③ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 1390

سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 52 سونے اور چاندی کے زیر استعمال زیورات پر بھی زکاۃ ہے۔

عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَلَيْدٌ ابْنَتُهَا مَسْكَتَانِ غُلِيطَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا ((أَتَعْنِينَ زَكَاةَ هَذَا؟)) قَالَتْ: لَا، قَالَ ((أَيَسْرُكَ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَارِينَ مِنْ نَارٍ)) قَالَ فَخَلَعْتُهُمَا فَالْقَعْتُهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

عمر بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ”کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟“ اس نے کہا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تجھے ان کے بدلہ میں قیامت کے دن دو کنگن آگ سے پہنائے؟“ اس نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اتار کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا ”یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وحات کے سکے یا کاغذی کرنسی چونکہ ہر وقت سونے یا چاندی سے تبدیل کی جاسکتی ہے۔ لہذا رائج الوقت کرنسی کا نصاب 87 گرام سونا یا 612 گرام چاندی دونوں میں سے جس کی قیمت کم ہوگی، اس کے برابر ہوگا۔ جس پر سال گزرنے کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

(ب) اَمْوَالُ التِّجَارَةِ مال تجارت

مسئلہ 53 سال کے آخر میں سارے مال تجارت (مع منافع) کی قیمت لگا کر

زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي عُمَرُو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأُدْمَ وَالْجُعَابَ فَمَرَّبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ، فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّمَا هُوَ الْأُدْمُ قَالَ: قَوْمُهُ ثُمَّ أَخْرَجَ صَدَقَتَهُ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْذَّارِقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ ❷

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالیانی الجزء الاول رقم الحدیث 1382

❷ دار قطنی: ب' تعجیل الصدقة قبل الحول الجزء العانی رقم الصفحة 215

حضرت ابو عمرو بن حماس اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں چڑا اور تیر کے ترکش فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا ”اپنے مال کی زکاة ادا کرو۔“ میں نے عرض کیا ”اے امیر المومنین! یہ تو فقط چڑا ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اس کی قیمت لگاؤ اور اس کی زکاة ادا کرو۔“ اسے شافعی، احمد، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مال تجارت کا نصاب اور شرح نقدی ہی کا نصاب اور شرح ہے۔ یعنی حاضر وقت میں ساڑھے باون تولہ (612 گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (87) گرام سونا میں سے جس کی قیمت کم ہوگی وہ قیمت مال تجارت کا نصاب تصور کیا جائے گا، اور شرح زکاة اڑھائی فیصد ہوگی۔

② دوران سال میں مال تجارت کی مقدار یا قیمت میں کمی بیشی کا لحاظ رکھتے بغیر زکاة دیتے وقت سارے مال تجارت کی مقدار اور قیمت کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

(ج) الزَّوْغُ وَالشَّمَارُ..... غلہ اور پھل

مسئلہ 54 زمین کی پیداوار میں سے گندم، جو، کشمش اور کھجور پر زکاة ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبَبِ وَالتَّمْرِ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل چار چیزوں میں زکاة مقرر فرمائی ہے ① گندم ② جو ③ کشمش اور ④ کھجور۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 زمین کی پیداوار کے لئے زکاة کا نصاب پانچ وسق (725 کلوگرام) ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ فِي حَبٍ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ وسق (تقریباً 20 من یا 725 کلوگرام) تک نہ ہو جائے، اس پر زکاة نہیں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

① سلسلة الاحديث الصحيحة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث 879

② صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث 2330

مسئلہ 56 قدرتی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاة دسواں حصہ (عشر) ہے۔

مسئلہ 57 مصنوعی ذرائع (کنواں، ٹوب ویل، نہر وغیرہ) سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاة بیسواں حصہ (نصف عشر) ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرًا الْعَشْرُ وَمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعَشْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جس زمین کو بارش یا چشمے پانی پلائیں یا زمین تروتازہ ہو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ زکاة ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکاة ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 کھجوروں اور انگوروں کی زکاة ادا کرنے کے لئے خرس کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ 59 کھجوروں کی زکاة خشک کھجوروں سے اور انگوروں کی زکاة خشک انگور سے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ زَيْبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)
حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکاة (اسی طرح) خرس کے طریقہ سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح کھجوروں کی زکاة خرس کے طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔ نیز انگور کی زکاة کشمش سے ادا کی جائے۔ جس طرح ترکھوروں کی خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① صحیح بخاری کتاب الزکاة باب العشر فیما یسقی من ماء السماء بالماء الجاری

② صحیح سنن الترمذی کتاب الزکاة باب ما جاء فی الخرم

وضاحت : ① مجبور یا اگور پک جائے تو کاٹنے سے پہلے وزن کا اندازہ لگانا کہ خشک ہو کر کتاباتی رہ جائے گا خرس کہلاتا ہے۔ زکاة کی مقدار کا تعین خرس سے ہوگا، لیکن ادائیگی خشک پھل سے ہوگی۔

② چونکہ وسائل آمدنی یعنی زمین پر زکاة نہیں بلکہ وسائل آمدنی سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکاة واجب ہے، لہذا کارخانے یا فیکٹری کی مشینری، ڈیری فارم کے مویشیوں اور کرائے پر دیئے گئے مکانات وغیرہ پر زکاة نہیں ہوگی بلکہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر حسب شرائط زکاة واجب ہوگی۔

(۵) الْعَسَلُ..... شہد

مسئلہ 60 شہد کی پیداوار سے عشر ادا کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعَشْرَ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”آپ ﷺ نے شہد سے عشر لیا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۶) الرِّكَازُ وَالْمَعَادِنُ..... رکاز اور معادن

مسئلہ 61 رکاز (دفن شدہ خزانہ) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاة ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْعَجْمَاءُ جَبَارٌ وَالْبُشُرُ جَبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبار“ جانور سے جو زخم پہنچے اس کا کوئی بدلہ نہیں، اگر ایک شخص کنواں کھدوائے اور دوسرا اس میں گر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص اجرت پر معدن (کان) کھدوائے اور اس میں (مزدور) مارا جائے تو اس کا بھی بدلہ نہیں اور دفن شدہ خزانہ (رکاز) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاة ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رکاز کے لئے نصاب کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

① صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 1477

② صحیح بخاری کتاب الزکاة باب فی الرِّكَازِ الخمس

مسئلہ 62 معدن (کان) کی آمدنی پر زکاۃ ہے۔

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رضی اللہ عنہ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبْلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَلَيْلَكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمان رضی اللہ عنہ بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ”رسول اکرم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو قبلہ (جگہ کا نام) کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں۔ یہ جگہ فرع کی جانب ہے۔ ان کانوں سے آج تک سوائے زکاۃ کے کچھ نہیں لیا گیا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : معادن کی آمدنی پر زکاۃ ادا کرنے کے لئے حدیث میں نصاب اور شرح کا ذکر نہیں البتہ فقہاء نے زکاۃ کے احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی شرح اڑھائی فیصد مقرر کی ہے۔

(ز) الْمَوَاشِي..... موشیں

مسئلہ 63 چار اونٹوں پر کوئی زکاۃ نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خَمْسٍ زَوْدٌ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ سے کم (یعنی چار) اونٹوں پر زکاۃ نہیں ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 5 سے لے کر 24 اونٹوں تک ہر پانچ اونٹ کے بعد ایک بکری زکاۃ دینی چاہئے۔

مسئلہ 65 25 سے لے کر 35 اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مسئلہ 66 36 سے لے کر 45 اونٹوں تک دو برس کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مسئلہ 67 46 سے لے کر 60 اونٹوں تک تین برس کی اونٹنی دینی چاہئے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد کتاب الاخراج باب فی القطاع الارضین

❷ صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون خمس زود صدقۃ

مسئلہ 68 61 سے لے کر 75 اونٹوں تک چار سال کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مسئلہ 69 76 سے لے کر 90 اونٹوں تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ 70 91 سے لے کر 120 اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ 71 120 سے زائد تعداد ہو تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 72 کوئی شخص نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود زکاة ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ؓ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ لِمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خُمْسٍ وَارْبَعِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرَوْقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَغْنَى سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حَقَّتَانِ طَرَوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتٌ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يُشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي الصَّدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثٍ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثٍ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ

مِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا سَمَدَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ان کو یہ احکامات لکھ کر دیئے (شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم فرمانے والا) یہ وہ زکاة ہے جو رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر کی، اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دیا پس اس حکم کے مطابق جس مسلمان سے زکاة مانگی جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگی جائے وہ ہرگز نہ دے۔ چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری دینی ہوگی۔ پانچ سے کم میں کچھ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی۔ جب اکٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹیاں دینا ہوں گی جب اکا نوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی۔ جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی دینا ہوگی اور جس کے پاس چارہ ہی (یا چارہ سے بھی کم) اونٹ ہوں تو ان پر زکاة نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے۔ جب پانچ اونٹ ہو جائیں۔ تو ایک بکری دینا ہوگی اور جب جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے کے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی۔ جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکاة نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکاة میں دینا ہوگا (بشرطیکہ دوسو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) لیکن اگر ایک سو نوے درہم (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکاة نہ ہوگی لیکن اگر

مالک اپنی خوشی سے دینا چاہے۔ (تو دے سکتا ہے)۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 73 40 سے کم بکریوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ 74 40 سے لے کر 120 بکریوں تک ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ 75 121 سے لے کر 200 تک دو بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ 76 201 سے لے کر 300 تک تین بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ 77 300 سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ 78 نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص زکاۃ ادا کرنا چاہے، تو

کر سکتا ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 72 تا 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② بکریوں اور بکھیروں کا نصاب اور شرح زکاۃ ایک ہی ہے۔

مسئلہ 79 30 سے کم گائیوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ 80 30 گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 81 40 گائیوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِعَةٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسْنَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”30 گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی (جو دوسرے سال کی عمر میں ہو) چالیس گائیوں میں سے دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی جو تیسرے سال کی عمر میں ہو زکاۃ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 60 گائیوں پر دو بچھڑے یا دو بچھڑیاں جو دوسرے سال کی عمر میں ہوں

زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 83 60 سے زیادہ گائیوں پر ہر تیس کے اضافے پر ایک سال کا بچھڑایا بچھڑی

اور چالیس کے اضافہ پر دو سال کا بچھڑایا بچھڑی ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْتَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم دیا ”ہر تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑایا بچھڑی (جو دوسرے سال کی عمر میں ہو) اور ہر چالیس پر دو سال کا بچھڑا جو تین سال کی عمر میں ہو زکاة میں وصول کروں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : گائیوں اور بھینسوں کا نصاب اور شرح زکاة ایک ہی ہے۔

مسئلہ 84 زکاة کا مذکورہ بالا نصاب اور شرح ان مویشیوں کے لئے ہے جو نصف

سال سے زائد عرصہ قدرتی وسائل پر گزارہ کرتے رہے ہوں۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بَنَتْ لَبُونٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرنے والے ہوں دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو بطور زکاة ادا کی جائے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ❶ وہ مویشی جو مستقل طور پر مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں اور ذاتی استعمال کے لئے ہوں ان پر زکاة نہیں خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

❷ وہ مویشی جو مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں، لیکن تجارت کی غرض سے پالے گئے ہوں، ان کی آمدنی پر زکاة واجب ہوگی۔



الْأَشْيَاءُ الَّتِي لَا تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاة واجب نہیں

مسئلہ 85 ذاتی استعمال کی اشیاء پر زکاة نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ^①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاة نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ذاتی مکان یا ذاتی مکان کی تعمیر کے لئے پلاٹ نیز ذاتی استعمال کی اشیاء مثلاً کار فرما، بچہ، فرج، حفاظتی ہتھیار یا موٹی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں ان پر زکاة نہیں۔

مسئلہ 86 کھیتی باڑی کرنے والے مویشیوں میں زکاة نہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ^②

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کام کرنے والے مویشیوں میں کوئی زکاة نہیں۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھیتی باڑی کی آمدنی پر حسب دستور زکاة ہوگی۔

مسئلہ 87 سبزی پر زکاة نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ

① صحیح بخاری کتاب الزکاة باب لیس علی المسلم فی قرسہ صدقہ

② صحیح ابن خزیمہ للدکتور مصطفی الاعظمی الجزء الرابع رقم الحدیث 292

الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَيْدُ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ ❶

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”سبزیوں میں زکاة نہیں، نہ ہی عاریت کے درختوں میں، نہ پانچ وسق (725 کلوگرام) سے کم (غلہ) میں زکاة ہے، نہ کام کرنے والے جانوروں میں اور نہ ہی جبہہ میں زکاة ہے، صقر راوی کہتے ہیں، جبہہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے

وضاحت : عاریت کے درخت سے مراد وہ پھل دار درخت ہیں جو کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو عارضی طور پر فائدہ حاصل کرنے کے لئے دے دے۔



مَصَارِفُ الزَّكَاةِ

زکاة کے مصارف

مسئلہ 88 زکاة کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثَنَا طَوِيلًا قَالَ فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت زیاد بن حارث صدائقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیعت کی حضرت زیاد طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ”مجھے صدقہ سے کچھ دیجئے۔“ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا ”زکاة کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا۔ اور نہ ہی کسی غیر کے حکم پر، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکاة میں حکم فرمایا اور زکاة کے آٹھ مصرف بیان کئے پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو تیرا حق دوں گا۔“ (ورنہ نہیں) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 عاملین زکاة (زکاة وصول کرنے والے لوگ) زکاة سے معاوضہ لے سکتے ہیں خواہ غنی ہی ہوں۔

عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْهَا وَأَذَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلْنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابی داؤد کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة؟ و حد الغنی

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 1449

ابن ساعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زکاة لینے پر عامل مقرر کیا۔ جب میں فارغ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک زکاة پہنچائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے کام کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ میں نے کہا ”میں نے تو یہ کام فی سبیل اللہ کیا ہے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ انہوں نے کہا ”جو تو دیا جائے اسے لے لے۔ میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں یہی کام کیا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے معاوضہ ادا کیا تو میں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا ہے مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی چیز بن مانگے دیے جاو تو اسے کھاؤ اور صدقہ بھی کرو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 90 فقراء اور مساکین زکاة کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَوْخِذٌ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتَرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ساری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکاة فرض کی ہے جو دولت مندوں سے لے کر فقراء کو دی جائے گی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت : زکاة کے مستحق مسکین اور فقیروں کی تعریف کے لئے مسئلہ نمبر 139 ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 91 مصیبت زدہ، مقروض اور ضمانت بھرنے والوں کی مدد کے لئے زکاة دینا جائز ہے۔

عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مَخَارِقِ الْهَلَالِيَّ ؓ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمِ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصَيِّهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاَحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصَيِّبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادٍ مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَالَّةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةَ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ

① صحیح بخاری کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة

أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَّةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَاذًا مِنْ عَيْشٍ
فَمَا سَوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

قیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ضامن بنا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ”ہمارے پاس ٹھہر، یہاں تک کہ صدقہ آئے، ہم اس میں سے تم کو دلوادیں گے، پھر فرمایا ”اے قیصہ رضی اللہ عنہ! مانگنا حلال نہیں ہے، مگر تین آدمیوں کو۔ ایک وہ جس نے ضمانت اٹھائی۔ پس اس کے لئے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ ضمانت ادا ہو جائے پھر وہ سوال کرنے سے رک جائے، دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی آفت پہنچی اور اس کا مال و اسباب ہلاک ہو گیا، تو اس کے لئے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا جو اس کی حاجت مندی کو دور کر دے اور تیسرا وہ شخص کہ اس کو سخت فاقہ پہنچے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین معقول آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو سخت فاقہ پہنچا ہے، پس اس کے لئے مانگنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا حاجت مندی کو دور کرے۔ اے قیصہ رضی اللہ عنہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصِيبُ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لِمَارٍ اِتِّسَاعَهَا فَكُتِرَ ذَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَيْنِهِ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُرَمَائِهِ ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو ان پھلوں میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے۔ پس وہ بہت زیادہ مقررہ ہو گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن صدقہ سے اس کا قرض پورا نہ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو، اس کے سوا تمہارے لئے کچھ نہیں۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب من تحل له المسئلة

② صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين

مسئلہ 92 نومسلموں یا اسلام کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنے والے غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لئے زکاة دینا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ : بَعَثَ عَلَيَّ ؓ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ؓ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ؓ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَ عَيْسَةُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاةٍ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَ زَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي بُهَانَ قَالَ لَفَضِبْتُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا : أَعْطَى صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَ تَدْعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ؓ ((إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ)) الْحَدِيثُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا (یعنی کان سے نکلا ہوا) نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا ❶ اقرع بن حابس حنظلی ❷ عیینہ بن بدر فزاری ❸ علقمہ بن علاش عامری ❹ ایک آدمی بنی کلاب سے زید خیر الطائی یا پھر بنی مہمان سے، اس پر قریش بہت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے ”آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔“ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا ”میں ان کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 93 غلاموں کی آزادی یا قیدیوں کی رہائی کے لئے زکاة صرف کرنا جائز ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ؓ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ؓ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ؓ ذُلُّنِي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبْعِدُنِي مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ لَهُ ((أَعْطِ النَّسْمَةَ وَ فَكَّ الرُّقْبَةَ)) فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ؓ ! أَوَلَيْسَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ ((لَا عِشْقُ النَّسْمَةِ أَنْ تَفْرَدَ بِعِيقِهَا وَ فَكَّ الرُّقْبَةَ أَنْ تُعَيِّنَ بِمَنْيَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الدَّارِ قُطْنِيُّ ❶ (حسن)

حضرت براء ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا ”مجھے ایسا عمل بتائیے جو

❶ صحیح مسلم ، کتاب الزکاة ، باب اعطاء المؤلفۃ

❷ نبل الاوطار ، کتاب الزکاة ، باب قوله تعالى ﴿ وَ فِي الرِّكَابِ ﴾

مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور ہٹا دے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جان کو آ زاد کر اور غلام کو نجات دلا۔“ اس نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں، جان آ زاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا آ زاد کرے غلام کو نجات دلانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں مدد کرے۔“ اسے احمد اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو زکاة دینا جائز ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخُمْسَةِ لِيَغَازِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مُسْكِينٌ فَتُصَدَّقَ عَلَى الْمُسْكِينِ فَأَهْلُهَا الْمُسْكِينُ لِلْغَنِيِّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (صحیح)
عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”غنی آدمی کے لئے زکاة حلال نہیں، مگر پانچ صورتوں میں ❶ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے ❷ عامل زکاة کے لئے ❸ تاوان بھرنے والے کے لئے ❹ اس غنی آدمی کے لئے جو اپنے مال سے کسی غریب کو زکاة میں دی گئی کوئی چیز خریدنا چاہے ❺ اس غنی آدمی کے لئے جس کا ہمسایہ محتاج تھا کسی نے اس مسکین کو زکاة میں کوئی چیز دی اور اس مسکین نے غنی (ہمسائے) کو ہدیہ کے طور پر دے دی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ❶ جہاد فی سبیل اللہ میں میدان جنگ کی لڑائی کے علاوہ حج اور عمرہ بھی شامل ہیں۔

❷ بعض علماء کے نزدیک دین کی سر بلندی، دین کی تیاری اور اشاعت کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیران کی دیکھ بھال دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

❸ جہاد فی سبیل اللہ کی مدد میں جمع شدہ قوم پر زکاة نہیں ہے۔

❹ حدیث شریف کے چوتھے نمبر میں صرف اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ غریب آدمی کو زکاة میں دی گئی کوئی چیز غنی (اس غریب آدمی کو زکاة دینے والے کے علاوہ) خریدنا چاہے تو خرید سکتا ہے اور پانچویں نمبر میں اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو زکاة میں دی گئی چیز کا (غریب آدمی کی طرف سے) ہدیہ قبول کر سکتا ہے۔ ورنہ زکاة کے اصل حقدار پہلے تین آدمی ہی ہیں خواہ وہ غنی ہی ہوں

مسئلہ 95 دوران سفر میں ضرورت پڑنے پر مسافر کو زکاة دینی جائز ہے، خواہ اپنے

گھر میں غنی ہو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدَى لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

(حسن)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صدقہ آدمی کے لئے حلال نہیں مگر اس آدمی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا ہوا ہو یا مسافر کے لئے یا جو پردہ پوشی فقیر پر صدقہ کیا گیا اور اس نے کسی غنی آدمی کو (ہدیہ کے طور پر دے دیا) یا اس کی دعوت کی یعنی (غنی کو فقیر کا ہدیہ یا دعوت قبول کرنا جائز ہے خواہ وہ ہدیہ اور دعوت زکاة کے مال سے کی گئی ہو۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 زکاة صرف مسلمانوں کو دینی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْيَانِهِمْ فَتَرُدُّ فِي قُلُوبِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا ”تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں توحید و رسالت کی دعوت دو، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ون رات میں بیجا نہ نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکاة فرض کی ہے جو کہ تمہارے مال داروں سے لی جائے گی اور تمہارے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو خبردار ان کے نفیس مال نہ لینا، اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا ہے۔“ اسے مسلم

نے روایت کیا ہے

❶ لیل الاوطار ، کتاب الزکاة ، باب الصرف فی سبیل اللہ وابن السبیل

❷ کتاب الايمان ، باب دعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام

مسئلہ 97 زکاة کو تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلَكْتُ ، قَالَ ((مَا لَكَ ؟)) قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَ أَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟)) قَالَ : لَا ، فَقَالَ ((هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ ، قَالَ ((أَيُّ السَّائِلِ ؟)) فَقَالَ : أَنَا ، قَالَ ((خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : أَعَلَى أَفْقَرُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاؤُهُ ، ثُمَّ قَالَ ((أَطْمَعُهُ أَهْلَكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آیا اور کہنے لگا ”یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا ”میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ”کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا ”کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا بیٹھ جاؤ۔“ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے، ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں (زکاة) کی کھجوروں کا ایک عرق لایا گیا، عرق بڑے ٹوکریں کو کھاجاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو یہی کھلا دو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

زکاة کے غیر مستحق لوگ

مسئلہ 98 نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کے لئے زکاة حلال نہیں۔

مسئلہ 99 رسول اللہ ﷺ اور آل رسول ﷺ مال زکاة سے بالاتر ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ ((لَوْ لَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلْتُمَهَا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو راستے میں ایک کھجور (گری ہوئی) نظر آئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ”اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَلَعَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كَيْفَ كَيْفَ)) لِيُطَرَحَهَا ثُمَّ قَالَ ((أَمَا شَعَرْتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دور کر، دور کر، اسے پھینک دے۔“ پھر فرمایا ”کیا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة ، باب تحریم الزکاة علی رسول اللہ ﷺ

② صحیح بخاری ، کتاب الزکاة ، باب ما یذکر فی الصدقة النبی ﷺ

③ صحیح مسلم ، کتاب الزکاة ، باب تحریم الزکاة علی رسول اللہ ﷺ

عبدال مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صدقات لوگوں کی میل ہیں اور بے شک یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے
وضاحت : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آل علی رضی اللہ عنہ آل عقیل رضی اللہ عنہ، آل جعفر رضی اللہ عنہ آل عباس رضی اللہ عنہ اور آل حارث رضی اللہ عنہ سب شامل ہیں۔

مسئلہ 100 غیر مسلم کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ
(فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا (تو فرمایا) ”لوگوں کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے جو مسلمانوں کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں کو دیا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے
مسئلہ 101 غنی اور تندرست آدمی کے لئے زکاة جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سِوَى)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”زکاة غنی اور تندرست آدمی کے لئے حلال نہیں ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 والدین کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِي مَالًا وَلِذَا وَإِنْ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنْ أَوْلَادُكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ③

(صحیح)

① صحیح بخاری ، کتاب الزکاة ، باب وجوب الزکاة

② صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 528

③ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثاني ل رقم الحديث 3051

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ ”میں صاحب مال ہوں اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔“ نیز فرمایا ”اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی ہے اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 اولاد کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 104 بیوی کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ)) قَالَ : عِنْدِي آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ)) قَالَ : عِنْدِي آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ)) أَوْ قَالَ : زَوْجِكَ ، قَالَ : عِنْدِي آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ)) قَالَ : عِنْدِي آخَرُ ، قَالَ ((أَنْتَ أَبْصَرُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ ”میرے پاس ایک دینار ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔“ کہنے لگا ”میرے پاس ایک اور ہے۔“ فرمایا ”اپنے بیٹے پر خرچ کر۔“ کہنے لگا ”میرے پاس ایک اور ہے۔“ فرمایا ”اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔“ کہنے لگا ”میرے پاس ایک اور ہے۔“ فرمایا ”اپنے خادم پر خرچ کر۔“ کہنے لگا ”میرے پاس ایک اور ہے۔“ فرمایا ”اب تو زیادہ جانتا ہے۔ (جہاں چاہے خرچ کر)“ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: جن قرابت داروں کا نفقہ آدمی کے ذمہ واجب ہے۔ ان کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔ مثلاً ماں باپ، دادا، پڑاوا، بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ بیوی۔



ذَّمُّ الْمَسْئَلَةِ

سوال کرنے کی مذمت

مسئلہ 105 بے جا سوال کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَمَنْ يَسْتَغْفِرُ يُعْفُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دو اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو پچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کرے، اللہ تعالیٰ اسے بے پرواہ کر دے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِي بِعُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر (جنگل جائے) اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے پھر اسے بیچے اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی آبرو رکھے، (ایسا کرنا) بہت بہتر ہے سوال کرنے سے (کیا معلوم) لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى

② صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عمله بیده

مسئلہ 106 بے جا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 107 مال جمع کرنے کے لئے مانگنا آگ کے انگارے جمع کرنا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِيلْ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو آدمی لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال بڑھائے پس وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے اب چاہے تو کم مانگے چاہے تو زیادہ مانگے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 108 بے جا سوال کرنے والے کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ پر زخم کی مانند نظر آئے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوشٌ فِي وَجْهِهِ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا الْغِنَى؟ قَالَ ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جس نے امیری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے منہ پر چھلے ہوئے زخم کا نشانہ بنا ہوگا۔“ آپ سے کہا گیا کہ ”کتنی چیز غنی کرتی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔“ اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: پچاس درہم تقریباً 17 تولہ چاندی کے برابر ہوتے ہیں۔



① صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له المسئلة

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1432

صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے مسائل

مَسْئَلہ 109 صدقہ فطر فرض ہے۔

مَسْئَلہ 110 صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

مَسْئَلہ 111 صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔

مَسْئَلہ 112 صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاة کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ أَذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ • (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر، روزے دار کو بیہودگی اور نفس باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیر محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 113 صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلو گرام کے برابر ہے۔

مَسْئَلہ 114 صدقہ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، روزہ

دار ہو یا غیر روزہ دار، صاحب نصاب ہو یا نہ ہو، سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ 115 صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

مسئلہ 116 گیہوں، چاول، جو، کھجور، منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو، وہی دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ دیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 118 صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی، بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ

① صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب صدقۃ الفطر

② اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 572

كَانَ يُعْطَى عَنْ بَنِي وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلدِّينِ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا
يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف
سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے
تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ

نفلی صدقہ

مَسْئَلہ 119 حرام مال سے دی گئی زکاة یا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ بَغْيٍ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةَ مِنْ غُلُولٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے

مَسْئَلہ 120 حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر دیا گیا صدقہ بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

مَسْئَلہ 121 حلال کمائی سے کئے گئے معمولی صدقہ کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِيزَانٍ ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا گیا صدقہ) اللہ تعالیٰ دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے

❶ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 2364

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة من کسب طیب

جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 122 صدقہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِقَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقَى حَدِيقَةً فَلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حُورَةٍ فَإِذَا شُرْجَةٌ مِنْ بِلْكَ الشِّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَنَحَّى الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمُسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَمَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ تَسَأَلْنِي عَنْ إِسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقَى حَدِيقَةً فَلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا، قَالَ: أَمَا إِذَا قُلْتُ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثَلَاثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلَاثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلَاثَهُ ((رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل سے آواز سنی (کسی نے آواز دی) کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین پر انڈیل دیا اچانک نالیوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی جمع کر لیا وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہے اور اپنے بیلچے سے پانی ادھر ادھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس آدمی نے کہا ”اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟“ اس نے کہا ”فلاں۔“ وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ ”اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟“ اس نے کہا ”کہ میں نے اس بادل سے، جس کا یہ پانی ہے آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ اور تیرا نام لیا (میں جاننا چاہتا ہوں) تو اپنے باغ میں کیا کرتا ہے؟“ اس نے کہا ”جب تو نے پوچھا ہے تو میں بتا دیتا ہوں، کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے، اس کا تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسْئَلہ 123 صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ صَلَۃُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ وَ فِعْلُ الْمَعْرُوفِ يَبْقَى مَصَارِعَ السُّوءِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے نیک عمل آدمی کو برائی کے گڑھے میں گرنے سے بچاتی ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے

مَسْئَلہ 124 قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ؓ قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت مرثد بن عبد اللہ ؓ نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ”قیامت کے روز صدقہ ایماندار کے لئے سایہ ہوگا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے

مَسْئَلہ 125 معمولی چیز کا صدقہ بھی آگ سے بچا سکتا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عدی بن حاتم ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسْئَلہ 126 افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عْبَادَةَ ؓ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ

❶ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3654

❷ مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الزکاة ، باب فضل الصدقة ، الفصل الثالث .

❸ صحیح بخاری ، کتاب الزکاة ، باب اتقوا النار و لو بشق تمرۃ

أَفْضَلُ؟ قَالَ ((الْأَمَاءُ)) قَالَ: فَحَفَرُ بَثْرَا، وَقَالَ: هَذِهِ لَأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (حسن)
 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! سعد کی
 ماں فوت ہوگئی پس کون سا صدقہ افضل ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پانی پلانا۔“ انہوں نے ایک کنواں
 کھودا اور کہا کہ ”یہ سعد کی ماں کے (ثواب کے) لئے ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے
مسئلہ 127 صدقہ کے لئے سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ ❷ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ
 أَوْ طَلِبَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ ((اشْفَعُوا تَوْجَرُوا وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ❸ مَا شَاءَ))
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ
 کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی آدمی اپنی حاجت بیان کرتا تو آپ ﷺ (لوگوں سے) فرماتے ”تم سفارش
 کرو تمہیں بھی ثواب ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا دلائے گا۔“ اسے بخاری نے
 روایت کیا ہے

مسئلہ 128 صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ❶ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ
 عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا
 معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا ہے اور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔“ اسے
 مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 129 تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینا افضل ہے۔

مسئلہ 130 صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہئے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1474

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب التحریص علی الصدقة والشفاعة فیها

❸ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الاول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اأَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا ؟ قَالَ ((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تُنْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی اور (یا درکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آجائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا صدقہ اور فلاں کے لئے اتنا صدقہ حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 131 مسلمان کے باغ یا کھیت سے جانور جو کھا جائیں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ②

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کھیتی بیچے، پھر اس سے انسان یا پرندے یا چار پائے کھائیں مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“ اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

مسئلہ 132 عورت اپنے گھر کے خرچہ سے صدقہ دے سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

① صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة الصحيح الصحيح

② مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الاول

③ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب من امر خادمه بالصدقة و لم یناول بنفسه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب عورت گھر کے کھانے سے صدقہ دے بشرطیکہ (شوہر کے ساتھ) بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی، اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں اور خریدنا مناسب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ اللَّيْلَى كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((لَا تَشْتَرِي وَ لَا تَعُدِّي فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَه بِدَرَاهِمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا اور خیال کیا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا ”اے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم میں دے، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے، جیسا قے کر کے چاٹنے والا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 134 میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ أُمِيتَ تُوَفِّيتُ أَفِيْنَفَعُهَا أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإِنْ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں۔“ اس نے کہا ”میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کر

① صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب هل يشتري الرجل صدقته

② صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 538

دیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 135 فقیر آدمی، غنی یا آل ہاشم کے کسی فرد کو صدقہ کے مال سے ہدیہ دے سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِلَحْمٍ قَالَ ((مَا هَذَا؟)) قَالُوا: شَيْءٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے پوچھا ”یہ گوشت کیا ہے؟“ کہا گیا کہ ”بریرہ (آزاد کردہ لونڈی) پر کسی نے صدقہ کیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 136 احسان جتانے سے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزِيحُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُفْقِرُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ❶ دے کر احسان جتانے والا ❷ نہ بند لگانے والا ❸ اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1457

❷ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 2404

❸ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٍ

متفرق مسائل

مسئلہ 138 حکومت زکاة لے لے تو آدمی فرض سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِذَا أُذِيتَ الزَّكَاةُ إِلَى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ إِذَا أُذِيتُهَا إِلَى رَسُولِي فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ **○**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ”جب میں زکاة آپ کے قاصد کو دے دوں تو کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہو گیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں جب تو نے مجھے ادا کر دیا، تو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہو گیا، تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو اس میں ناجائز تصرف کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139 بیوی کا اپنے ذاتی مال سے غریب خاوند کو زکاة دینا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے۔

عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكِ)) وَكَانَتْ زَيْنَبُ تَنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَإِيْتَامٍ فِي حَجَرِهَا قَالَ : فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجَرِي مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ سَلِيْ أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلَ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا : سَلْ

النَّبِيُّ ﷺ أَيْجُزِي عَنِّي أَنْ أَتَفِقَ عَلَى رُوحِي وَإِنَّمَا لِي فِي حَجَرِي وَ قُلْنَا لَا تُخْبِرُنَا فَدْخَلَ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((مَنْ هُمَا؟)) قَالَ : زَيْنُبُ ، قَالَ ((أَيُّ الزَّيْنَبِ؟)) قَالَ : امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ
((نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ ﷺ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا۔ آپ نے فرمایا ”صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے ہو۔“ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ
ﷺ پر اور کچھ یتیموں پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ ﷺ سے
کہا ”نبی اکرم ﷺ سے پوچھو“ اگر میں اپنا صدقہ اپنے خاوند اور چند یتیم بچوں کو جو میری پرورش میں ہیں،
دے دوں تو کیا درست ہے؟“ حضرت عبداللہ ﷺ نے کہا ”تم خود ہی جا کر نبی ﷺ سے دریافت کر لو۔“
آخر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں۔ وہاں ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا۔ وہ بھی
میرے جیسا مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے نکلے، ہم نے ان سے کہا
”نبی اکرم ﷺ سے پوچھو“ اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں زکاة دوں تو کیا
درست ہے؟“ ہم نے کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ”دو
عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کون سی عورتیں؟“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ”زینب
نامی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کون سی زینب؟“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی
بیوی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”بے شک درست ہے اور ان کو دو گنا ثواب ملے گا ایک تو قرابت داری کا اجر
اور دوسرا زکاة کا اجر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کو زکاة دینا افضل ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَ
عَلَى ذِي الرَّحِمِ الثَّنَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحيح)
حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”مسکین کو زکاة دینا اکہر ثواب
ہے اور رشتہ دار کو زکاة دینا دوہرا ثواب ہے، ایک زکاة کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔“ اسے ترمذی، نسائی اور ابن

① صحيح بخاری ، كتاب الزكاة ، باب الزكاة على الزوج والایتام فی الحجر

② صحيح سنن النسائي ، للاباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2420

مجاہد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 غلطی سے زکاة صدقہ غیر مستحق یا فاسق آدمی کو دے دیا جائے تب بھی

اس کا پورا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ ((رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ ، قَالَ : اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيٍّ ، قَالَ : اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ ، فَقَالَ : اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتَكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَغْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی نے کہا ”میں آج کی رات صدقہ دوں گا۔“ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ زانیہ کو مل گیا۔ اس نے کہا ”کہ میں آج رات پھر صدقہ کروں گا۔“ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار کو دے دیا۔ لوگوں نے باتیں کیں کہ آج کوئی مال دار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ مال دار کے ہاتھ لگ گیا ہے، میں آج پھر صدقہ دوں گا۔“ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ”رات کسی نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا۔“ اس نے کہا کہ ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میرا صدقہ زانیہ، غنی اور چور کے ہاتھ لگ گیا۔“ پس اسے (خواب میں) کہا گیا ”تیرے سب صدقے قبول ہو گئے، زانیہ کو اس لئے کہ شاید وہ زنا سے بچ جائے، غنی کو اس لئے کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو اور چور کو اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① صحیح مسلم ، کتاب الزکاة ، باب ثبوت احر المتصدق وان وقعت الصدقة لى يد فاسق

وضاحت : عزیز و اقارب اور رشتہ داروں میں سے والدین اور اولاد مستحق ہے۔ انہیں زکاة نہیں دی جاسکتی۔ ملاحظہ ہو مسئلہ

نمبر 102-103

مسئلہ 142 زکاة کے مستحق مسکین کی تعریف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطْوِفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس گھومتا رہتا ہے، ایک لقمہ یا دو لقمہ ایک کھجور یا دو کھجور کی خواہش اسے در بدر لئے پھرتی ہے بلکہ (درحقیقت مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی جو اسے مانگنے سے) بے پرواہ کر دے نہ ہی کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اسے صدقہ دے۔ نہ ہی وہ کسی سے سوال کرنے کو لگتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 دوسروں سے سوال نہ کرنے والے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے

جنت کی ضمانت دی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَّكِفُلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ : ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحيح)
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔“ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں عہد کرتا ہوں۔“ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 آل ہاشم کے کسی فرد یا ان کے کسی غلام کو زکاة وصول کرنے پر عامل مقرر

نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ أَصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ : حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْأَلَهُ فَاتَّاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

① صحيح بخاری ، باب قول الله عز وجل ﴿ لَا يَسْتَلُونَ النَّاسَ الْحَالًا ﴾

② صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1446

((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَآتِلُونَكَ لَنَا الصَّدَقَةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحیح)
 حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نبی مخزوم میں سے ایک شخص کو زکاة وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس آدمی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا ”تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم کو بھی زکاة میں سے کچھ مل جائے۔“ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ”اچھا پہلے میں دریافت کر لوں۔“ پھر حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے غلام) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا ”قوم کا غلام بھی انہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 145 مقروض مال دار پر زکاة واجب نہیں۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهُ أَعْلَيْهِ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ: لَا. رَوَاهُ مَالِكٌ ①

حضرت یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ”ایک آدمی مال دار ہے، اور اس پر قرض بھی ہے کیا اس پر زکاة ہے؟“ انہوں نے کہا ”نہیں۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 مال ضار (جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو) کی زکاة کا حکم۔

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَتَبَ فِي مَالٍ قَبْضَةٍ بَعْضُ الْوَلَاةِ ظُلْمًا يَأْمُرُ بِرَدِّهِ إِلَى أَهْلِهِ وَيُؤْخَذُ زَكَاةُهُ لِمَا مَضَى مِنَ السِّنِينَ ثُمَّ عَقَبَ بَعْدَ ذَلِكَ بِكِتَابٍ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُ إِلَّا زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ كَانَ ضِمَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ ②

حضرت ایوب بن ابی تیممہ سختیانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک مال کے سلسلہ میں جسے بعض حاکموں نے ظلم سے چھین لیا تھا، لکھا کہ ”مالک کو اس کا مال واپس کریں اور اس میں

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1452

② مؤطا امام مالک، کتاب الزکاة، باب الزکاة فی الدین

③ مؤطا امام مالک، کتاب الزکاة، باب الزکاة فی الدین

سے گزرے ہوئے سالوں کی زکاۃ وصول کر لیں۔ اس کے بعد پھر خط لکھا کہ اس مال سے گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ نہ لی جائے بلکہ صرف ایک دفعہ زکاۃ لے لی جائے، کیوں کہ وہ مال ضائع تھا۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس مال کے واپس ملنے کا یقین ہو (مثلاً قرض یا پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ) اس پر سال بہ سال زکاۃ ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو جب مل جائے تو گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ ادا کرنے کی بجائے مال ضائع کی طرح ایک مرتبہ زکاۃ ادا کر دینا کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!



الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

- ① فِي الرِّكَاتِ الْعَشْرِ
”رکاز (دُن شدہ خزانہ) میں دسواں حصہ زکاة ہے۔“
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ القوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ حدیث نمبر 175
- ② لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ
”زیور میں زکاة نہیں ہے۔“
وضاحت : یہ حدیث بے اصل ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 178
- ③ أَعْطُوا السَّائِلَ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ
”سوالی کو کچھ دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہی آئے۔“
وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 187
- ④ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيُلْعِنِ الْيَهُودَ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
”جس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو وہ یہودیوں پر لعنت کرے (اس کی طرف سے) یہی صدقہ ہوگا۔“
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 190
- ⑤ مَنْ قَضَى لِمُسْلِمٍ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا قَضَى اللَّهُ لَهُ الثَّنِينَ وَ سَبْعِينَ حَاجَةً أَسْهَلَهَا الْمُغْفَرَةُ
”جس نے دنیا میں کسی محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کی بہتر (72) حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سے سب سے کم تر درجہ کی حاجت مغفرت ہوگی۔“
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 203

⑥ مَنْ رَبَّنَا صَبِيًّا حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يُحَاسِبْهُ اللَّهُ

”جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں لے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 208

⑦ إِنَّ السَّخِيَّ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَإِنَّ الْبَخِيلَ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْفَاجِرُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ

”سخی آدمی لوگوں کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جنت کے قریب ہے۔ آگ سے دور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے۔ آگ کے قریب ہے اور فاجر سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ پسند ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 211

⑧ الْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ

”جنت سخی لوگوں کا گھر ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 214

⑨ السَّخِيُّ مَنِيٌّ وَأَنَا مِنْهُ وَإِنِّي لَأَرْفَعُ عَنِ السَّخِيِّ عَذَابُ الْقَبْرِ

”سخی مجھ سے ہے اور میں سخی سے ہوں اور میں سخی سے عذاب قبر ہٹا دوں گا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 216

⑩ خَلَفَ اللَّهُ بِعِزَّتِهِ وَعَظَمَتِهِ وَجَلَالِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ

”اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت، عظمت اور جلال کی قسم کھائی کہ بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 222

KITABOSUNNAT @ GMAIL . COM

WWW . KITABOSUNNAT . COM